عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ کا ترجمان

ہفت روزہ

ختم نبوۃ

INTERNATIONAL URDU WEEKLY KHATM-E-NUBUWWAT KARACHI PAKISTAN

جلد: ۳۰ | ۱۹ تا ۲۴ ربیع الاول ۱۴۳۲ھ مطابق ۲۳ تا ۲۸ فروری ۲۰۱۱ء | شمارہ: ۸

شاعرِ رسول سے مدحتِ رسول سیکھیے

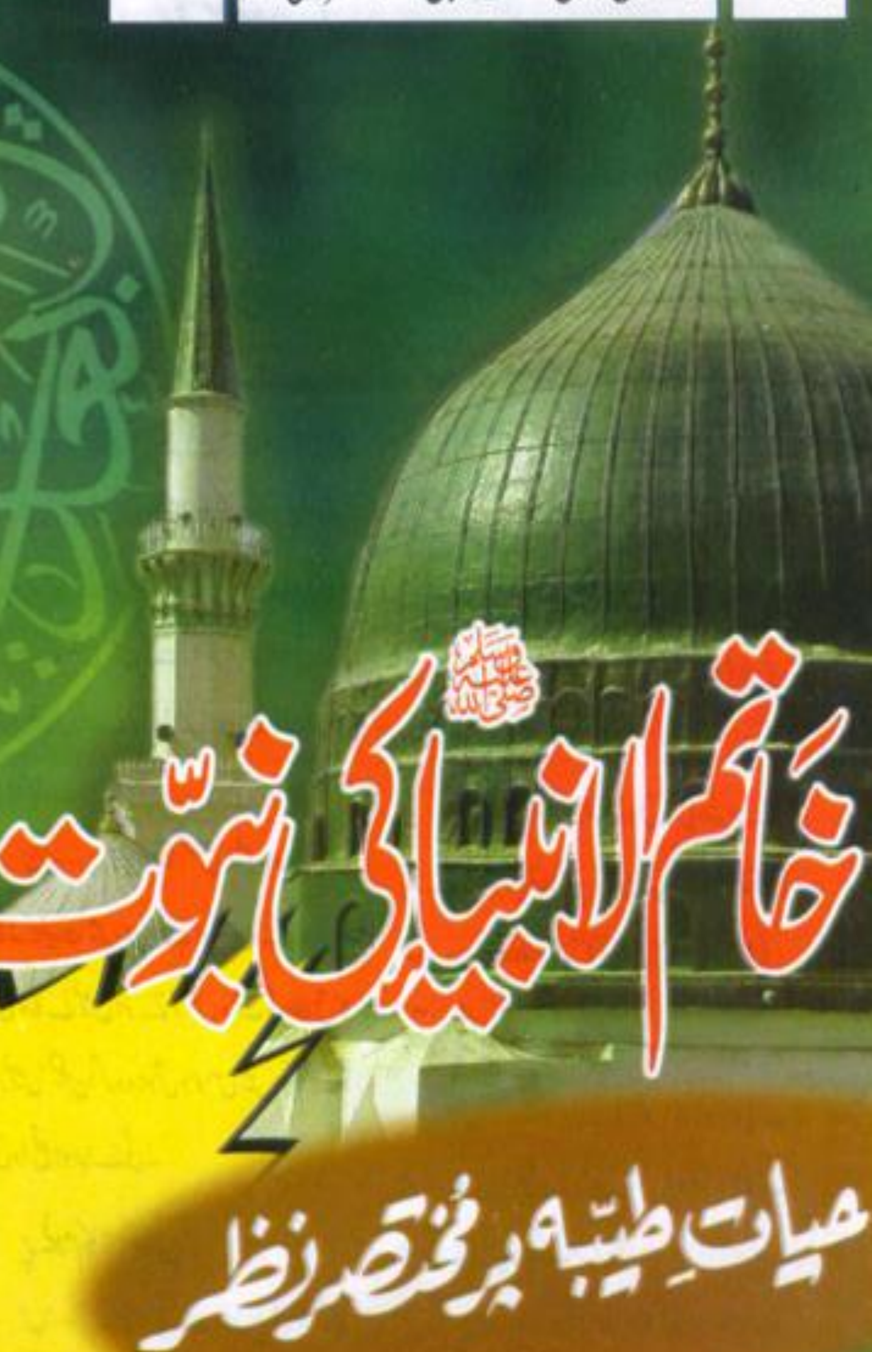

خاتم الانبیاء ﷺ کی نبوت

حیاتِ طیبہ پر مختصر نظر

مغربی تہذیب سے مقابلہ کی ضرورت

Website: http://www.khatm-e-nubuwwat.com.pk
Email: editorkn@yahoo.com

Website: http://www.khatm-e-nubuwwat.o
http://www.khatm-e-nubuwwat.c

مولانا سعید احمد جلال پوریؒ شہید

فجر اور عصر کے وقت قضا نماز کی ادائیگی:

س:...... کیا فجر اور عصر کی نمازوں کے وقت قضا نماز ادا کی جاسکتی ہے؟

ج:...... جی ہاں! کی جاسکتی ہے۔

س:...... کیا جمعے کی نماز میں فرض سے پہلے چار رکعت سنتوں میں صرف کوئی ایک طویل سورت پڑھی جاسکتی ہے‘ یعنی چار رکعتوں میں صرف ایک ہی سورت پڑھی جائے۔

ج:...... جمعے کی نماز سے پہلے کی چار رکعتیں مسنون ہیں‘ مگر ہر سنت مؤکدہ کی طرح اس کی بھی چاروں رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد کوئی سی سورت ملانا واجب ہے۔ آپ کو جو سورتیں یاد ہوں‘ ان میں پڑھ سکتے ہیں۔

قرآن خوانی کا اجتماع:

س:...... اگر خاندان کے لوگ باہم جمع ہوکر قرآن خوانی کرائیں تو کیا اس کی اجازت ہے؟

ج:...... جی ہاں! جائز ہے‘ مگر اس کے لئے اس کا اہتمام ضرور کرلیا جائے کہ اگر برکت کے لئے قرآن خوانی ہو تو خاندان کو متوجہ کرنا درست ہے‘ لیکن اگر ایصالِ ثواب کی غرض سے قرآن خوانی ہو تو اس کے لئے اعلان نہ کیا جائے‘ جو آجائیں یا اپنی مرضی سے قرآن پڑھنا چاہیں تو زیادہ بہتر ہے‘ ورنہ صرف تکلفاً آنے والوں کے پڑھنے میں اخلاص نہ ہوگا‘ وہ خدا کے لئے کم اور دکھاوے کے لئے زیادہ ہوگا‘ جس سے ثواب نہ ہوگا‘ تو مردے کو ثواب کیونکر پہنچے گا؟ جبکہ برکت والی قرآن خوانی میں برکت مقصود ہوتی ہے اور برکت تو کسی بھی انداز سے پڑھا جائے‘ حاصل ہوجائے گی۔

نفسیاتی مریض کی طلاق:

س:...... ایک شخص نفسیاتی مریض ہے‘ کبھی کبھار ذہنی پریشانی کی وجہ سے اسے دورے بھی پڑتے ہیں‘ جن میں وہ مغلظات بھی بکتا ہے‘ سوال یہ ہے کہ کیا اس حالت میں اگر وہ اپنی بیوی کو طلاق دے‘ یعنی تین سے زائد مرتبہ طلاق کے الفاظ استعمال کرے تو کیا اس صورت میں طلاق واقع ہوجائے گی؟

ج:...... اگر ایسا شخص ایسی حال میں مجنونانہ کیفیت میں ہوتا ہے اور اس کے ہوش و حواس ٹھکانے نہیں ہوتے تو اس وقت کی طلاق کا اعتبار نہیں‘ لیکن اگر وہ ہوش وحواس میں ہوتا ہے تو طلاق واقع ہوجائے گی۔

پرفیوم کا استعمال:

س:...... مجھے اسپرے اور پرفیوم کے بارے میں معلوم کرنا ہے کہ اس کا استعمال جائز ہے یا ناجائز؟ اگر اس میں الکحل نہ ملی ہو تو کیا اس کا لگانا صحیح ہے؟

ج:...... ہمارے اکابرؒ اساتذہ اور اہل فتویٰ اس کے استعمال کو جائز کہتے ہیں۔ اس کا استعمال جائز ہے۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے قول اگر میرے بعد کوئی نبی ہوتا تو فلاں ہوتا‘ کا مصداق کون ہے؟

س:...... واضح حوالہ کے ساتھ یہ بتائیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے کون سے صحابیؓ کے بارے میں فرمایا تھا کہ: ”اگر میرے بعد کوئی نبی ہوتا تو فلاں ہوتے؟“

ج:...... حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے بارے میں فرمایا تھا: ”لو کان نبی بعدی لکان عمر بن الخطاب۔“ (ترمذی ص۲۰۹‘ ج۲)

برتن پاک کرنے کا طریقہ:

س:...... اگر کچا برتن (گھڑا) وغیرہ ناپاک ہوجائے یا پکا برتن (دیگچی‘ بالٹی) وغیرہ ناپاک ہوجائے تو کیسے پاک کریں؟

ج:...... برتن کچا ہو یا پکا تین بار دھونے سے پاک ہوجاتا ہے۔

ہفت روزہ
ختمِ نبوۃ
انٹرنیشنل

مجلسِ ادارت

مولانا سید سلیمان یوسف بنوری — صاحبزادہ مولانا عزیز احمد

علامہ احمد میاں حمادی — مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی

مولانا قاضی احسان احمد

جلد:۳۰ — ۱۹ تا ۲۴ ربیع الاول ۱۴۳۲ھ مطابق ۲۳ تا ۲۸ فروری ۲۰۱۱ء — شمارہ:۸

سرپرست

حضرت مولانا عبدالمجید لدھیانوی مدظلہ

حضرت مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق سکندر مدظلہ

مدیر اعلیٰ

مولانا عزیز الرحمن جالندھری

نائب مدیر اعلیٰ

مولانا محمد اکرم طوفانی

مدیر

مولانا محمد اعجاز مصطفیٰ

معاون مدیر

عبداللطیف طاہر

قانونی مشیر

حشمت علی حبیب ایڈووکیٹ

منظور احمد میو ایڈووکیٹ

سرکولیشن منیجر

محمد انور رانا

تزئین و آرائش

محمد ارشد خرم، محمد فیصل عرفان خان

اس شمارے میں!

خوش آئند پیش رفت!	۵	عبداللطیف طاہر
مغربی تہذیبی یلغار کے مقابلہ کی ضرورت	۷	مولانا زاہد الراشدی
خاتم الانبیاء ﷺ کی نبوت	۹	مولانا قاسم نظام پوری
حیات طیبہ پر ایک مختصر نظر	۱۳	مفتی مطیع الرحمن
شاعر رسول سے مدحت رسول سیکھئے	۱۷	مولانا محمد وصی فصیح بٹ
لاہور میں علم و عرفان کی بارش	۲۰	مولانا محمد عرفان لدھیانوی
انبیاء ورسل کے چند اوصاف عالیہ (۲)	۲۱	مولانا عبدالقیوم غلام فرید
قادیانی کا مناظرہ سے فرار	۲۳	مولانا محمد نذر عثمانی
کیا ننگے سر رہنا سنت ہے؟ (۲)	۲۴	ڈاکٹر ابو جابر عبداللہ دامانوی

بیاد

امیر شریعت مولانا سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ

خطیب پاکستان قاضی احسان احمد شجاع آبادیؒ

مجاہد اسلام حضرت مولانا محمد علی جالندھریؒ

مناظر اسلام حضرت مولانا لال حسین اخترؒ

محدث العصر حضرت مولانا سید محمد یوسف بنوریؒ

خواجہ خواجگان حضرت مولانا خواجہ خان محمد صاحبؒ

فاتح قادیان حضرت اقدس مولانا محمد حیاتؒ

مجاہد ختم نبوت حضرت مولانا تاج محمودؒ

ترجمان ختم نبوت مولانا محمد شریف جالندھریؒ

جانشین حضرت بنوری حضرت مولانا مفتی احمد الرحمنؒ

شہید اسلام حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہیدؒ

حضرت مولانا سید انور حسین نفیس الحسینیؒ

مبلغ اسلام حضرت مولانا عبدالرحیم اشعرؒ

شہید ختم نبوت حضرت مفتی محمد جمیل خانؒ

شہید ناموس رسالت مولانا سعید احمد جلال پوریؒ

زرِ تعاون بیرونِ ملک

امریکا، کینیڈا، آسٹریلیا: ۹۵ ڈالر یورپ، افریقہ: ۷۵ ڈالر، سعودی عرب، متحدہ عرب امارات، بھارت، مشرق وسطیٰ، ایشیائی ممالک: ۶۵ ڈالر

زرِ تعاون اندرونِ ملک

فی شمارہ ۱۰ روپے، ششماہی: ۲۲۵ روپے، سالانہ: ۴۵۰ روپے

چیک۔ڈرافٹ بنام ہفت روزہ ختم نبوت اکاؤنٹ نمبر 8-363 اور اکاؤنٹ نمبر 2-927

الائیڈ بینک بنوری ٹاؤن برانچ (کوڈ:0159) کراچی پاکستان ارسال کریں۔

رابطہ دفتر: جامع مسجد باب الرحمت (ٹرسٹ)

ایم اے جناح روڈ کراچی فون: ۳۲۷۸۰۳۳۷، ۳۴۲۳۴۴۷۶ فیکس: ۳۲۷۸۰۳۴۰

Jama Masjid Bab-ur-Rehmat (Trust)

Old Numaish M.A.Jinnah Road Karachi

Ph:32780337, 34234476 Fax:32780340

مرکزی دفتر: حضوری باغ روڈ، ملتان

فون: ۰۶۱-۴۷۸۳۴۸۶، ۰۶۱-۴۵۸۳۴۸۶

Hazori Bagh Road Multan

Ph:061-4583486, 061-4783486

لندن آفس:

35,Stockwell Green

London, SW9 9HZ U.K

Ph:0207-737-8199

ناشر: عزیز الرحمن جالندھری — مطبع: القادر پرنٹنگ پریس — طابع: سید شاہد حسین — مقام اشاعت: جامع مسجد باب الرحمت ایم اے جناح روڈ کراچی

درسِ حدیث

جنت کے مناظر

جنت کے درجات

"حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ: جنت میں سو درجے ہیں، اور ہر دو درجوں کے درمیان سو سال کی مسافت ہے۔" (ترمذی، ج:۲، ص:۷۵،۷۶)

اس حدیث میں جنت کے درجات کا بیان ہے، اور یہ مضمون متعدد اَحادیث میں وارد ہے، جیسا کہ چند اَحادیث مصنف امام رحمہ اللہ نے بھی نقل کی ہیں، اس روایت میں جنت کے ہر دو درجوں کے درمیان کا فاصلہ ایک سو سال کی مسافت بیان کیا گیا ہے۔ مجمع الزوائد (ج:۱، ص:۴۱۹) میں طبرانی کی روایت سے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت نقل کی گئی ہے، اور اس میں جنت کے ہر دو درجوں کا فاصلہ پانچ سو سال کی مسافت ذکر کیا گیا ہے (قال الهيثمي: وفيه يحيى بن عبدالحميد الحماني وهو ضعيف)۔ اور عام روایات میں یہ ہے کہ ہر دو درجوں کے درمیان اتنا فاصلہ ہے جتنا کہ آسمان و زمین کے درمیان ہے، ان روایات میں کوئی تعارض نہیں، اس لئے کہ آسمان و زمین کے درمیان کی مسافت بھی بعض روایات کے مطابق پانچ سو سال کی ہے، اور جس روایت میں سو سال کی مسافت کا ذکر آیا ہے اس میں زائد کی نفی نہیں، یوں بھی "سو" کا ہندسہ کثرت اور زیادتی کے لئے اکثر استعمال ہوتا ہے، علاوہ ازیں مدّتِ مسافر میں کمی بیشی، تیز رفتاری اور سبک رفتاری کے لحاظ سے بھی ہوسکتی ہے۔

"حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے رمضان کا روزہ رکھا، (پنج گانہ) نماز پڑھی، اور بیت اللہ کا حج کیا -راوی کہتے ہیں: میں نہیں جانتا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے زکوٰۃ کا بھی ذکر کیا تھا یا نہیں؟- اللہ تعالیٰ کے ذمے حق ہوگا کہ اس کی بخشش فرمادیں، خواہ اس نے اللہ تعالیٰ کے راستے میں ہجرت کی ہو یا وہ اپنی اسی زمین میں ٹھہرا رہا ہو جس میں پیدا ہوا تھا۔ حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا کہ: کیا لوگوں کو اس کی اطلاع نہ کردوں؟ فرمایا: لوگوں کو چھوڑ دے کہ عمل کرتے رہیں، کیونکہ جنت میں سو درجے ہیں، ہر دو درجوں کے درمیان اتنا فاصلہ ہے جتنا کہ آسمان و زمین کے درمیان، اور جنت الفردوس سب سے اُوپر اور اعلیٰ و افضل جنت ہے، اس سے اُوپر رحمن کا عرش ہے، اور اسی سے جنت کی نہریں نکلتی ہیں، پس جب اللہ تعالیٰ سے مانگو تو اس سے جنت الفردوس مانگا کرو۔" (ترمذی، ج:۲، ص:۷۶)

اس روایت کی سند پر تو مصنف امام رحمہ اللہ نے کلام کیا ہے، مگر اس مضمون کی متعدد اَحادیث ہیں، چنانچہ صحیح بخاری (ج:۱، ص:۳۹۱) کتاب الجہاد "باب درجات المجاہدین فی سبیل اللہ" میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"جو شخص اللہ تعالیٰ پر اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لایا، نماز قائم کی اور رمضان کے روزے رکھے، اللہ تعالیٰ کے ذمے حق ہوگا کہ اسے جنت میں داخل کریں خواہ اس نے اللہ تعالیٰ کے راستے میں جہاد کیا ہو یا اس سرزمین میں بیٹھا رہا ہو جس میں پیدا ہوا۔ صحابہؓ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! تو کیا ہم لوگوں کو خوشخبری نہ

مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہیدؒ

سنادیں؟ فرمایا: جنت میں سو درجے ہیں جو اللہ تعالیٰ نے مجاہدین فی سبیل اللہ کے لئے تیار کر رکھے ہیں، ہر دو درجوں کے درمیان اتنا فاصلہ ہے جتنا کہ آسمان و زمین کے درمیان، پس جب اللہ تعالیٰ سے مانگو تو اس سے جنت الفردوس مانگا کرو، کیونکہ وہ سب سے افضل اور سب سے اُوپر کی جنت ہے، اس کے اُوپر رحمن کا عرش ہے اور اسی سے جنت کی نہریں نکلتی ہیں۔" (صحیح بخاری، ج:۱، ص:۳۹۱)

سنن نسائی (ج:۲، ص:۵۶) "باب درجة المجاهدين في سبيل الله" میں حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ سے بھی اسی مضمون کی ایک حدیث مروی ہے۔

ان احادیث میں چند مضامین ہیں:

اوّل:... جو شخص فرائض و واجباتِ شرعیہ کا پابند ہو، اس کے بارے میں فرمایا گیا کہ: اللہ تعالیٰ کے ذمے حق ہوگا کہ اسے جنت میں داخل کریں۔ یہ مضمون قرآن و حدیث میں بڑی کثرت سے آیا ہے کہ فلاں چیز اللہ تعالیٰ پر واجب ہے، یا اللہ تعالیٰ کے ذمے حق ہے۔ اہلِ سنت کے نزدیک ان نصوص کا مطلب یہ ہے کہ حق تعالیٰ شانہٗ نے اس چیز کو محض اپنے فضل و احسان اور مراحمِ خسروانہ کی بنا پر اپنے ذمے لے لیا ہے، ورنہ اللہ تعالیٰ پر کسی کا استحقاق نہیں۔

دوم:... آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے جب یہ عرض کیا گیا کہ: یہ خوشخبری عام لوگوں کو سنادی جائے؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے جواب میں فرمایا کہ: جنت کے سو درجے ہیں، سب سے اعلیٰ درجہ جنت الفردوس ہے۔ اس سے مقصد... واللہ اعلم... یہ تھا کہ لوگوں کو زیادہ سے زیادہ محنت اور کوشش کرنی چاہئے کہ ان کو جنت میں عالی سے عالی درجہ ملے، ادنیٰ درجے پر قناعت کرکے نہیں بیٹھ جانا چاہئے۔ (جاری ہے)

اداریہ

عبداللطیف طاہر

قانون توہین رسالت کے سلسلہ میں

خوش آئند پیش رفت!

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ وسلام علی عبادہ الذین اصطفی

قانون توہین رسالت میں کسی قسم کی ترمیم و تنسیخ یا اسے غیر موثر کرنے کی مبینہ کوششوں کے خلاف پاکستان کی مذہبی و سیاسی جماعتیں، دینی تنظیمیں، عشق رسول سے سرشار اور غیرت وحمیت کی حامل عوام باہمی اتفاق و اتحاد سے تحریک چلارہی ہیں۔ تحریک ناموس رسالت کے مشترکہ پلیٹ فارم سے پُرامن احتجاجی ریلیاں، ملک گیر ہڑتال اور کراچی و لاہور میں لاکھوں نفوس پر مشتمل عظیم الشان احتجاجی جلسے منعقد کیے جاچکے ہیں۔ مسلمانان پاکستان نے اپنی اجتماعی آواز ملکی ایوانوں اور بیرونی دنیا تک پہنچادی ہے کہ پیغمبر آخرالزماں صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت وناموس کی حفاظت کے لئے دنیا بھر کے مسلمان ہر قسم کی قربانی کے لئے تیار ہیں۔ امت مسلمہ اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی گستاخی ہرگز برداشت نہیں کرے گی۔ قانون توہین رسالت کا ہر محاذ پر دفاع کیا جائے گا۔

معلوم ہوا ہے کہ برف پگھلنے لگی ہے، حکومت نے عوام الناس کے پُرزور مطالبوں پر کان دھرنا شروع کردیا ہے۔ وزیر قانون بابر اعوان نے وزیراعظم کو مشورہ دیا ہے کہ شیری رحمٰن کا بل مسترد کردیا جائے اور ناموس رسالت قانون میں کوئی ترمیم نہ کی جائے۔ لیجئے خبر ملاحظہ فرمائیں:

''اسلام آباد (انصار عباسی) وزیر قانون بابر اعوان نے وزیراعظم کو مشورہ دیا ہے کہ نہ تو وہ ناموس رسالت کے قانون میں کوئی ردوبدل کریں اور نہ ہی آسیہ مسیح کی سزا معاف کریں۔ ان کا کہنا ہے کہ توہین رسالت کے مرتکب ہونے والے شخص کے لئے موت کی سزا شرعی عدالت نے تجویز کی ہے اور وہ اسلام کی تعلیمات اور قرآن وسنت کے عین مطابق ہے۔ وزیراعظم کو پیر کے روز بھیجے گئے ایک ریفرنس میں وزیراعظم سے شیری رحمٰن کا وہ بل مسترد کرنے کا کہا ہے جس میں انہوں نے ناموس رسالت کے قانون میں تبدیلی چاہی ہے۔ انہوں نے اس تاثر کو بھی مسترد کردیا کہ ناموس رسالت کا قانون معاشرے کے صرف ایک طبقے کو نشانہ بناتا ہے، ساتھ ہی انہوں نے متعدد ممالک کی مثال بھی دی جہاں توہین رسالت کا قانون موجود ہے، انہوں نے زور دیتے ہوئے وزیراعظم کو تجویز دی کہ توہین رسالت کے مجرم کو پی پی سی ۱۸۶۰ سیکشن ۲۹۵-سی کے تحت موت کی سزا اسلامی تعلیمات اور قرآن وسنت کے عین مطابق ہے اور اس کو تبدیل کرنے یا ترمیم کرنے کی کوئی ضرورت نہیں۔ دی نیوز کو ریفرنس کی ملنے والی غیر دستخط شدہ نقل سے پتہ چلتا ہے کہ نہ صرف وزارت داخلہ نے آسیہ مسیح کے لئے معافی کا کیس آگے بڑھایا بلکہ ایک اور ریفرنس اقلیتوں کی وزارت کی جانب سے بھی دائر کیا گیا ہے کہ پاکستان میں ناموس رسالت کے قانون میں ترمیم کی جائے۔ وزیر قانون کے ریفرنس سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ پس پردہ نہ صرف ناموس رسالت کے قانون میں ترمیم کی کوششیں کی جارہی تھیں بلکہ یہ کوشش بھی کی جارہی تھی کہ آسیہ مسیح کی اپیل کی اعلیٰ عدلیہ میں سماعت سے قبل ہی اسے معافی دلوادی جائے۔ وزیراعظم کو یاددہانی کرائی گئی ہے کہ آئین کے مطابق پاکستان ایک نظریاتی ریاست ہے جہاں آئین ایسے معاشرے کی تشکیل کا مطالبہ کرتا ہے جہاں مسلمان انفرادی و اجتماعی طور پر اسلامی تعلیمات اور تقاضے جو کہ قرآن وسنت کے مطابق متعین کیے گئے ہیں پر عمل کرتے ہوئے زندگی گزار سکیں اور ساتھ ہی اقلیتوں اور مظلوم و غریب طبقے کو جائز اور قانونی مفادات کا تحفظ فراہم ہو۔ آسیہ مسیح کی معافی کے لئے وزارت داخلہ کی کوششوں کے حوالے سے وزیر قانون نے کہا کہ وزارت داخلہ اس سلسلے میں زیرالتوا مقدمات کے قواعد کا احترام کیا جائے۔ ایگزیکٹو حکام کی جانب سے کسی اقدام کی ضرورت نہیں، کیونکہ مسماۃ آسیہ نورین کرمنل پراسیجر کوڈ ۱۸۹۸ کے سیکشن ۴۱۰ کے تحت اپنے اعتراف جرم میں قانونی مدد کے لئے اپیل دائر کرچکی ہے۔ اقلیتوں کی

وزارت کی جانب سے قانون میں ترمیم کے لئے زور دینے کے حوالے سے کہا ہے کہ جہاں تک اقلیتی برادری کی وزیر اعظم پاکستان کو بھیجی گئی درخواست جو کہ قانون وانصاف وپارلیمانی امور ڈویژن کو توہین رسالت کے قانون میں ترامیم پر فوری غور کے لئے بھیجی گئی، اس میں کوئی جان نہیں ہے۔ لہٰذا اس پر کوئی کارروائی نہ کی جائے۔ مختلف مثالوں کا حوالہ دیتے ہوئے وزیر قانون نے کہا کہ چند پروپیگنڈے سے بھرے ذہن اور ایجنڈے لئے کچھ لوگ یہ غلط تاثر دیتے ہیں کہ پاکستان میں موجود قانونی ضابطے انسانی حقوق کے عالمی قوانین کے معیار کے نہیں ہیں اور ان کو دنیا بھر میں تسلیم نہیں کیا جاتا، یہ تاثر مکمل بے بنیاد اور بے کار ہے۔ شیری رحمٰن کے بل کے حوالے سے وزیر قانون نے لکھا کہ ”پرائیویٹ ممبرز بل جو کہ حالیہ طور پر میڈیا میں ہے اور متعلقہ رکن نے اسے زبانی واپس بھی لے لیا ہے“ جس طرح ناموس رسالت کے قانون پر گزشتہ پیراگرافس میں مباحثہ کیا گیا ہے بالکل اسی طرح فیڈرل شریعت کورٹ بھی آرٹیکل ۲۰۳ (ڈی) کی ذیلی شق کے تحت اس کا جائزہ لے کر فیصلہ کر چکی ہے کہ جو معاملہ زیر بحث ہے وہ اسلامی تعلیمات کے عین مطابق ہے۔ اس لئے متبادل سزا اسلامی تعلیمات سے متصادم ہے۔ یہ فیصلہ آرٹیکل ۲۰۳ (ڈی) شق ۲ کی ذیلی شق (بی) کے تحت پہلے ہی موثر ہو چکا ہے، لہٰذا مذکورہ بالا جائزے کے تحت رکن قومی اسمبلی مسماۃ شہر بانو رحمٰن (شیری رحمٰن) کی جانب سے پیش کیا جانے والا فوجداری قانون (ناموس رسالت کا جائزہ) (ترمیمی) بل برائے ۲۰۱۰ء مسترد کئے جانے کے لائق ہے۔ وہ لوگ جو یہ کہتے ہیں کہ ناموس رسالت کا قانون صرف پاکستان ہی میں ہے اور ایک مخصوص طبقے کو ہی نشانہ بناتا ہے ان کو جواب دیتے ہوئے وزیر قانون نے ان ممالک کے نام بتائے جہاں ناموس رسالت کا قانون موجود ہے جن میں افغانستان، آسٹریلیا، آسٹریا، بنگلہ دیش، برازیل، کینیڈا، ڈنمارک، مصر، فن لینڈ، جرمنی، یونان، بھارت، انڈونیشیا، ایران، آئرلینڈ، اسرائیل، اردن، کویت، ملائیشیا، مالٹا، نیدرلینڈ، نیوزی لینڈ، نائیجیریا، سعودی عرب، سوڈان، متحدہ عرب امارات، یونائیٹڈ کنگ ڈم، یمن اور امریکا شامل ہیں۔ انہوں نے ان ممالک میں ناموس رسالت کے حوالے سے کئے گئے کیسوں کے فیصلوں کا حوالہ بھی دیا۔ مخصوص طبقے کو نشانہ بنانے کے حوالے سے کئے جانے والے پروپیگنڈے کا جواب دیتے ہوئے ان کا کہنا تھا کہ پاکستان ایک ذمہ دار ملک ہے جس میں ایک ایسا آئینی میکنیزم موجود ہے جس میں عدالتی مقدمات اور اپیلوں کے ذریعے بچاؤ کا طریقہ موجود ہے، یہاں تک کہ ۱۹۸۶ء سے لے کر اب تک اطلاعات کے مطابق اس قانون کے تحت کوئی سزائے موت نہیں دی گئی ہے۔ یہ واضح ہوتا ہے کہ ملک میں رائج عدالتی نظام شہریوں کو مکمل تحفظ فراہم کرتا ہے۔“ (روزنامہ جنگ کراچی، ۸/فروری ۲۰۱۱ء)

وزیر قانون کے اس ریفرنس کو منظور کرتے ہوئے وزیر اعظم یوسف رضا گیلانی نے قانون ناموس رسالت میں ترمیم کی تجویز اور توہین رسالت کی مجرمہ آسیہ مسیح کو معاف کرنے کی تجویز کو مسترد کر دیا ہے۔ اس سلسلہ کی خبر ملاحظہ ہو:

”اسلام آباد (رپورٹ: انصار عباسی) ایک زبردست پیش رفت کے طور پر وزیر اعظم یوسف رضا گیلانی نے منگل کو اپنے وزیر قانون کی تجویز کو منظور کرتے ہوئے وزارت اقلیتی امور کی جانب سے ناموس رسالت قانون میں ترمیم کی تجویز اور وزارت داخلہ کی آسیہ مسیح کو معاف کرنے کی تجویز مسترد کر دی۔ پرنسپل سیکریٹری خوشنود لاشاری کے دستخط کے ساتھ وزیر اعظم سیکریٹریٹ کی جانب سے جاری ہونے والے حکم نامے میں بتایا گیا ہے کہ ”وزیر اعظم کو وزیر برائے امور قانون، انصاف اور پارلیمانی معاملات کی پیش کردہ تجاویز کو منظور کرتے ہوئے خوشی محسوس ہوتی ہے۔ اس سلسلے میں متعلقہ وزارتوں کو قابل عمل تجاویز کے لئے ہدایت جاری کی جارہی ہیں اور اس حوالے سے ان تجاویز کی نقول علیحدہ سے آپ (وزارتوں) کو بھجوائی جارہی ہیں“ اس نمائندے سے بات چیت کرتے ہوئے وزیر قانون بابر اعوان نے بھی اس بات کی تصدیق کی کہ وزیر اعظم نے ان کی تجاویز کی توثیق کر دی ہے اور انہوں نے نہ صرف ناموس رسالت قانون میں ترمیم کے متعلق تجاویز مسترد کر دی ہیں بلکہ وزارت داخلہ کی جانب سے آسیہ مسیح کی معافی کے لئے بھجوائی جانے والی سفارش بھی واپس بھجوا دی گئی ہے۔ اب آسیہ مسیح کی اپیل فیصلہ سنائے جانے کے سلسلے میں لاہور ہائی کورٹ میں موجود ہے۔“ (روزنامہ جنگ کراچی، ۹/فروری ۲۰۱۱ء)

اخبارات میں ہے کہ وزیر اعظم یوسف رضا گیلانی نے جے یو آئی (ف) کے سربراہ مولانا فضل الرحمٰن کو ٹیلی فون کیا، جس میں ناموس رسالت قانون سمیت ملک کی سیاسی صورت حال پر تبادلۂ خیال کیا گیا۔ وزیر اعظم نے مولانا فضل الرحمٰن کو یقین دہانی کرائی کہ ناموس رسالت قانون میں کوئی تبدیلی نہیں کی جائے گی۔ جس پر مولانا فضل الرحمٰن نے کہا کہ ٹھوس اور عملی اقدامات تک تحریک جاری رہے گی۔ ہم دعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ حکمرانوں کو خلوص نیت سے ان اعلانات پر عملی اقدامات کی توفیق مرحمت فرمائیں۔ آمین۔ ان ربک فعال لما یرید۔

مغرب کی تہذیبی یلغار کے مقابلے میں مستقل جدوجہد کی ضرورت

مولانا زاہدالراشدی

لاہور میں کل جماعتی کانفرنس اور عوامی ریلی کے بعد تحریک تحفظ ناموس رسالت کے راہنما اب شاید پشاور کا رخ کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں اور فروری کے تیسرے ہفتہ کے دوران پشاور میں کل جماعتی کانفرنس اور عوامی ریلی کا پروگرام تشکیل پا رہا ہے۔ منصورہ لاہور میں ۲۹ر جنوری کو منعقد ہونے والی کل جماعتی کانفرنس میں پاکستان شریعت کونسل کے دیگر راہنماؤں مولانا جمیل الرحمن اختر اور حافظ ذکاء الرحمن اختر کے ہمراہ مجھے بھی شرکت کی سعادت حاصل ہوئی اور مختلف جماعتوں کے قائدین کے ساتھ ملاقات کا موقع ملا، بالخصوص جمعیت علماء پاکستان (نورانی گروپ) کے سربراہ صاحبزادہ ڈاکٹر ابوالخیر محمد زبیر کی گفتگو سن کر حوصلہ ہوا کہ بریلوی مکتب فکر میں مولانا شاہ احمد نورانی کی طرز پر سوچنے اور گفتگو کرنے والے ابھی موجود ہیں۔ عوامی ریلی میں البتہ میں شریک نہیں ہو سکا اور اس میں میری نمائندگی پاکستان شریعت کونسل کے صوبائی امیر برادر عزیز مولانا عبدالحق بشیر سلمہ نے کی۔ کانفرنس کی صدارت جماعت اسلامی پاکستان کے امیر جناب سید منور حسن نے کی اور جماعت اسلامی کے سیکرٹری جنرل لیاقت بلوچ نے نقابت کے فرائض سرانجام دیے، جبکہ شرکاء میں مولانا فضل الرحمن، چوہدری پرویز الٰہی، ڈاکٹر ابوالخیر محمد زبیر، پروفیسر ساجد میر، حافظ عبدالغفار روپڑی، پروفیسر حافظ محمد سعید، مولانا قاری زوار بہادر، مولانا عبدالرؤف فاروقی، مولانا اللہ وسایا، مولانا عبدالغفور حیدری، مولانا قاری محمد حنیف جالندھری، پیر جی سید عطاء المہیمن شاہ بخاری، جناب اعجاز الحق، خواجہ سعد رفیق، ڈاکٹر فرید احمد پراچہ، مولانا عبدالمالک خان، صاحبزادہ زاہد محمود قاسمی، پیر سیف اللہ خالد، علامہ علی غضنفر کراروی، علامہ ساجد نقوی اور آغا مرتضیٰ پویا کے علاوہ خانقاہ کوٹ مٹھن شریف کے سجادہ نشین بھی شامل تھے۔

کانفرنس میں تحفظ ناموس رسالت کے قانون کے بارے میں حکومت کی اب تک کی وضاحتوں کو ناکافی قرار دیتے ہوئے مطالبہ کیا گیا کہ:

۱:... وزیراعظم قومی اسمبلی کے فلور پر اعلان کریں کہ ناموس رسالت کی قانون میں کسی قسم کی تبدیلی نہیں کی جائے گی۔

۲:... وفاقی وزیر شہباز بھٹی کی سربراہی میں جو کمیٹی قانون ناموس رسالت میں ترمیم کے لئے قائم کی گئی ہے، اسے ختم کرنے کا اعلان کیا جائے۔

۳:... حکمران پارٹی کی رکن اسمبلی شیری رحمن نے جو ترمیمی بل اس سلسلہ میں ایوان میں پیش کیا ہے، اسے واپس لینے کا اعلان کیا جائے۔

۴:... آسیہ مسیح کیس کو عدالتی پراسیس کے مطابق چلنے دیا جائے اور اس میں کسی قسم کی مداخلت نہ کی جائے۔

ان مطالبات کا اعلان تحریک تحفظ ناموس رسالت کے کنوینر صاحبزادہ ابوالخیر محمد زبیر نے کیا، جس کی تمام راہنماؤں نے تائید کی۔

کانفرنس میں تحریک کی حدود اور دائرہ کار بھی زیر بحث آیا، بعض راہنماؤں کا خیال ہے کہ اسے صرف ایک نکتہ تک ہی محدود رکھا جائے اور تحفظ ناموس رسالت کے علاوہ کسی مسئلہ کو اس تحریک میں زیر بحث نہ لایا جائے، جبکہ بہت سے قائدین نے اس نقطۂ نظر کا اظہار کیا کہ اصل مسئلہ پاکستان کے اسلامی تشخص کے تحفظ کا ہے، کیونکہ جو قوتیں ناموس رسالت کے قانون کو ختم کرانے کے درپے ہیں، ان کا اصل ہدف اور ایجنڈا یہ ہے کہ پاکستان کے اسلامی تشخص کو ختم کر کے اسے ایک سیکولر ریاست کی حیثیت دی جائے، وہ ناموس رسالت کے قانون کو ایک علامتی مسئلہ کے طور پر سامنے لا رہے ہیں اور اس میں خدانخواستہ کسی پیش رفت کی صورت میں وہ تحفظ عقیدۂ ختم نبوت کی دستوری دفعات سمیت دستور و قانون کی تمام اسلامی شقوں کو زیر بحث لانے اور ان کے خلاف مہم چلانے کا ارادہ رکھتے ہیں، اس لئے تحریک ناموس رسالت کا اصل ہدف دستور کی تمام اسلامی دفعات کا تحفظ اور پاکستان کے اسلامی تشخص کی بقا و حفاظت ہونی چاہئے، دونوں طرف سے اس سلسلہ میں کھل کر اظہار خیال کیا گیا۔

کانفرنس کے بعد مجھ سے ایک دوست نے اس سلسلہ میں بات کی تو میں نے عرض کیا کہ کسی ایک دینی مسئلہ پر قومی وحدت کا کھل کر اظہار ہو جائے اور استعماری قوتوں کی یلغار کو کسی ایک مسئلہ پر بھی روک دیا جائے تو باقی مسائل خود بخود پس منظر میں چلے جائیں گے، اس لئے اس تحریک کو دین کے حوالہ سے قومی

وحدت کے بھرپور اظہار کا ذریعہ بنایا جائے۔ ہر دور میں حق کے اظہار کے لئے ایک ہی مسئلہ عنوان بنا ہے، حضرت امام احمد بن حنبلؒ کے دور میں خلق قرآن کا مسئلہ معتزلہ اور اہل سنت کے درمیان معرکہ کا عنوان بن گیا تھا، اس ایک مسئلہ پر حضرت امام احمد بن حنبلؒ اور دوسرے علماء کرام کی قربانی اور مسلمانوں کی استقامت کی وجہ سے معتزلہ کو شکست ہوگئی تو باقی سارے مسئلے اسی میں دب کر رہ گئے، اس لئے تحریک کا سارا زور قومی وحدت کے اظہار اور دین کے ساتھ قوم کی اجتماعی وابستگی اور کمٹمنٹ کے مظاہرہ پر ہونا چاہئے، باقی سارے مسئلے اس سے حل ہو جائیں گے۔

کانفرنس میں انسداد توہین رسالت کے قانون کے مبینہ طور پر غلط استعمال کا مسئلہ بھی زیر بحث آیا اور خواجہ سعد رفیق نے بطور خاص اس پر گفتگو کی، مولانا قاری محمد حنیف جالندھری نے شرکائے اجلاس کو مسیحی راہنماؤں کے ساتھ اپنی گفتگو کے حوالے سے بتایا کہ ہم نے مسیحی راہنماؤں سے کہا ہے کہ مبینہ طور پر اس قانون کے غلط استعمال کو روکنے کے لئے جو بھی قابل عمل تجویز ان کی طرف سے آئے گی، ہم اس پر غور کرنے کے لئے تیار ہیں، صرف ایک شرط کے ساتھ کہ اصل قانون اس سے متاثر نہ ہو اور اس کے غلط استعمال کو روکنے کے عنوان سے سرے سے اس کا استعمال بھی ختم نہ ہو جائے۔ کانفرنس میں امریکی شہری ریمنڈ ڈیوس کے ہاتھوں تین پاکستانی شہریوں کے کھلے بندوں قتل کا بھی تذکرہ ہوا اور اس بات پر شدید غم وغصہ کا اظہار کیا گیا کہ سفارتی استثناء کے عنوان سے تین پاکستانیوں کے قاتل کو چھڑوانے کی کوشش کی جارہی ہے، جو قطعی طور پر ناقابل برداشت ہے اور اگر ایسا کیا گیا تو اس پر شدید عوامی ردعمل سامنے آئے گا۔

مولانا فضل الرحمن نے سب سے زیادہ زور اس بات پر دیا کہ مغرب کی تہذیبی یلغار ہماری دینی شناخت اور تہذیب وثقافت کو تباہ کرنے کے لئے ہے اور ہمیں اس عمومی تناظر کو سامنے رکھ کر دینی جدوجہد کی ترجیحات اور حکمت عملی طے کرنا ہوگی۔ صدر اجلاس سید منور حسن نے اس نکتہ پر زیادہ زور دیا کہ وسیع تر دینی اتحاد مغرب کے وسیع تر ایجنڈے اور اہداف کے پیش نظر ضروری ہے اور تمام دینی مکاتب فکر کو اس سلسلہ میں وسعت ظرفی اور حوصلے کا مظاہرہ کرتے ہوئے بین الاقوامی دباؤ کے مقابلہ میں متحد ہو جانا چاہئے۔

سب سے زیادہ دلچسپ اور اہم بات کوٹ مٹھن کی حضرت خواجہ غلام فرید کی خانقاہ کے سجادہ نشین نے کی کہ کیا ایک مسئلہ کے حل کے بعد ہم منتشر ہو جائیں گے؟ اور پھر اس کا انتظار ہوگا کہ حکومت یا مغربی لابی کوئی اور حرکت کرے تو ہم اس کے لئے دوبارہ مل بیٹھیں؟ انہوں نے کہا کہ ہمیں کوئی مستقل فورم اس مقصد کے لئے تشکیل دینا چاہئے تاکہ عام حالات میں بھی ہم مل بیٹھیں اور مشترکہ دینی وقومی مقاصد میں قوم کی راہنمائی کریں۔

۲۹ رجنوری کی اے پی سی کی مختصر باتیں ہم نے ذکر کر دی ہیں، مجموعی طور پر اے پی سی اور اس سے اگلے روز لاہور کی سڑکوں پر نکلنے والی عوامی ریلی حوصلہ افزا رہی ہے اور توقع ہے کہ ۲۰ رفروری کو پشاور میں ہونے والا اگلا پروگرام انشاء اللہ تعالیٰ اس سے بھی زیادہ کامیاب ہوگا۔ ویسے اس حوالہ سے اپنا ایک تاثر ضرور ذکر کرنا چاہوں گا کہ یہ اللہ تعالیٰ کی قدرت اور بے نیازی ہے کہ حالات کا رخ دو اچانک واقعات سے تبدیل ہوگیا ہے۔ ممتاز قادری نے جو کچھ کیا ہے اس کے پیچھے بھی کوئی پلاننگ دکھائی نہیں دیتی اور ریمنڈ ڈیوس کی حرکت بھی کسی پیشگی منصوبہ بندی کا نتیجہ معلوم نہیں ہوتی، دونوں واقعات اچانک ہوئے ہیں اور ان واقعات نے نہ صرف حالات کا رخ بدل دیا ہے بلکہ ان واقعات کی اثر اندازی بہت دیر تک اور بہت دور تک نظر آتی رہے گی۔

اللہ تعالیٰ اس قسم کے واقعات کے ذریعہ نہ صرف اپنی قدرت کا اظہار کرتے ہیں بلکہ اس سے اللہ تعالیٰ کی بے نیازی پر بھی ایمان مزید بڑھتا ہے اور دینی کارکنوں کو بھی حوصلہ ملتا ہے کہ ان کے پیچھے ایک طاقت وقوت موجود ہے جو ان کو دیکھ رہی ہے اور حسب توقع ان کی مدد کا بھی کوئی نہ کوئی راستہ نکال دیتی ہے۔ ہمارا کام اپنی بساط کی حد تک خلوص کے ساتھ محنت کرتے رہنا ہے، یہ دین کا کام اللہ تعالیٰ کا ہے اور اللہ تعالیٰ ہی کامیابی کا راستہ ہموار کرتے ہیں۔

(روزنامہ اسلام کراچی، ۳ رفروری ۲۰۱۱ء)

سانحۂ ارتحال

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت حاصل پور کے امیر جناب حاجی منیر اختر صاحب کے والد محترم حاجی محمد اسلام، مورخہ ۱۷ رجنوری ۱۳ رصفر المظفر کو اس دار فانی سے رحلت فرما گئے۔ موصوف بہت ہی نیک سیرت، پابند صوم وصلوٰۃ تھے اور مسئلہ ختم نبوت واکابرین ختم نبوت سے دلی عقیدت رکھتے تھے۔ ان کے نقش قدم پر چلتے ہوئے حاجی منیر اختر صاحب اور جناب نوید احمد صاحب بھی دل وجان سے اکابرین ختم نبوت سے محبت فرماتے ہیں۔ مرحوم کی رحلت پر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے ناظم اعلیٰ مولانا عزیز الرحمن جالندھری، مولانا اللہ وسایا، مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی اور مولانا محمد اسحاق ساقی نے گہرے دکھ کا اظہار فرمایا ہے۔ اللہ رب العزت سے دعاگو ہیں کہ مرحوم کو جنت میں اعلیٰ مقام نصیب فرمائے اور جملہ پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق عطا فرمائے۔

خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نبوت

مولانا قاسم نظام پوری، گوجرانوالہ

قال اللہ تعالیٰ: ”یا ایھا النبی انا ارسلنک شاھدا و مبشرا ونذیرا، وداعیا الی اللّٰہ باذنہ وسرجا منیرا۔“

ترجمہ: ”اے نبی! ہم نے آپ کو بھیجا بتانے والا اور خوشخبری سنانے والا اور ڈرانے والا اور اللہ کی طرف بلانے والا اس کے حکم سے اور چمکتا ہوا چراغ۔“

(سورۂ احزاب: ۴۶،۴۵)

اس آیت مبارکہ میں اللہ تعالیٰ نے حضور سرور کائنات، خاتم الانبیاء حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت کی حسی دلیل دی ہے۔ اس آیت مبارکہ میں ”سراجاً منیرا“ سے حکیم الامت حضرت مولانا اشرف علی تھانویؒ اور اکثر مفسرین نے ”روشنی دینے والا سورج“ مراد لیا ہے اور سورج محسوسات میں سے ہے، جو ہر ایک کو نظر آتا ہے۔ ان الفاظ مبارکہ سے مندرجہ ذیل اہم نکات ثابت ہوتے ہیں:

(۱) جیسے سورج اپنے محور میں گھومتا ہے اور جو راستہ اللہ تعالیٰ نے اس کے لئے مقرر کیا ہے، اس سے ذرہ بھر بھی ادھر ادھر نہیں ہوسکتا۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

”والشمس تجری لمستقرلھا“ (یٰس:۳۸)

ترجمہ: ”اور سورج اپنے ٹھہرے ہوئے راستے پر چلتا ہے۔“

دوسری جگہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

ترجمہ: ”نہ سورج سے ہو کہ پکڑ لے چاند کو اور نہ رات آگے بڑھے دن سے اور ہر کوئی ایک چکر میں پھرتے ہیں۔“

(یٰس:۴۰)

اسی طرح خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم، اللہ تعالیٰ کے مقرر کیے ہوئے راستے سے ذرہ بھر بھی ادھر ادھر نہیں ہوئے۔

> مادی سورج غروب ہوجاتا ہے، لیکن خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نبوت کا سورج کبھی غروب نہیں ہوتا۔ مادی سورج گرہن کا شکار ہوجاتا ہے اور اس کی روشنی مدہم پڑ جاتی ہے، جبکہ خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نبوت کی روشنی اور تابانی ہمیشہ دنیا کو منور کرتی رہے گی۔

(۲) جیسے سورج سے روشنی کا جدا ہونا ناممکن ہے، اسی طرح حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے قلب مبارک سے ”نور نبوت“ اور ”نور فطرت“ کا جدا ہونا ناممکن ہے، نور فطرت عام ہے اور ”نور نبوت“ انبیاء کرام کے ساتھ خاص ہے۔ خاتم الانبیاءؐ نے فرمایا:

”کل مولد یولد علی الفطرۃ۔“

ترجمہ: ”ہر بچہ اسلام کی فطرت پر پیدا ہوتا ہے۔“

(۳) جیسے سورج کے طلوع ہونے سے ستاروں کی روشنی ماند پڑ جاتی ہے۔

اسی طرح خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت سے انبیائے سابقین کے ادیان کی روشنی باقی نہ رہی، وہ سارے کے سارے منسوخ ہوگئے، اب قیامت تک خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کی روشنی ہوگی۔

(۴) دیکھنے کے لئے دو روشنیوں کی ضرورت ہوتی ہے: ظاہری روشنی (آنکھ کی روشنی)، خارجی روشنی۔

مثلاً آنکھ نہ ہونے کی وجہ سے بھی انسان نہیں دیکھ سکتا اور اگر آنکھ کی روشنی ہو، لیکن خارج (باہر) اندھیرا ہو تب بھی انسان کی آنکھ کام نہیں دیتی۔

اسی طرح خاتم الانبیاءؐ کے ”نور نبوت“ سے وہ شخص فیضیاب ہوسکتا ہے، جس کی فطری روشنی ختم نہ ہوچکی ہو۔

سیدنا ابوبکر صدیقؓ سے کسی نے کہا کہ: آپ کے دوست خاتم الانبیاء حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعویٰ کرتے ہیں کہ میں راتوں رات بیت المقدس گیا، پھر وہاں سے پہلے، دوسرے یہاں تک کہ ساتوں آسمان، عرش، سدرۃ المنتہیٰ، جنت اور جہنم کی سیر کی، تو سیدنا ابوبکر صدیقؓ نے فوراً یقین کرلیا، کیونکہ ”نور فطرت“ موجود تھا، لیکن اس کے برعکس کافر اپنے فطرتی نور کے فقدان کی وجہ سے اپنے کفر پر ڈٹے رہے اور معاذ اللہ خاتم الانبیاء کو بُرے القاب سے

پکارنے لگے۔

(۵) ہر چیز سورج سے اپنی خاصیت کے مطابق فیض حاصل کرتی ہے۔ مثلاً سورج کی دھوپ میں گارا رکھنے سے سخت ہو جاتا ہے اور موم دھوپ میں رکھنے سے پگھل جاتا ہے۔

بالکل اسی طرح خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے سیدنا ابوبکر صدیقؓ آئے، تو ان کا دل نرم ہوگیا اور ستارہ بن گئے اور جب عمر بن ہشام آیا تو ابوجہل بن گیا، اس کا دل سخت ہوگیا، ہر ایک اپنی اپنی حیثیت کے مطابق فیضیاب ہوگیا۔

(۶) جیسے سورج کی روشنی کے سامنے لائٹ، ٹارچ اور لیمپ وغیرہ کی کوئی حیثیت نہیں، اسی طرح خاتم الانبیاءؐ کی نبوت کے بعد نبوت کے جھوٹے دعوے کرنے والے کی اتنی بھی حیثیت نہیں۔

(۷) اللہ تعالیٰ نے خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کو صرف ''سراجا'' ارشاد نہیں فرمایا، بلکہ ''منیراً'' بھی ارشاد فرمایا۔

یعنی نور اور روشنی دینے والے اور روشنی ذات نہیں بلکہ صفت ہے، جیسے ٹیوب، لیمپ اور بلب ذات کے اعتبار سے شیشہ، لوہا اور تاریں وغیرہ ہیں، لیکن ''روشنی'' ان کی صفت ہے، آج کل بے علم اور بے عمل لوگوں میں ''بشر اور نور'' کا جھگڑا چل رہا ہے، کوئی کہتا ہے کہ خاتم الانبیاء صرف نور ہیں۔ اس صورت حال کو دیکھ کر مجھے ایک شعر یاد آتا ہے:

ہے خرابی دین کی ان تین سے
شاہ ظالم، پیر جاہل، مولوی بے دین سے

حالانکہ علمائے حق فرماتے ہیں کہ خاتم الانبیاء ذات کے اعتبار سے سیدالبشر تھے۔

خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''انا سید ولد آدم''

ترجمہ: ''میں بنی آدم کا سردار ہوں۔''

اور خاتم الانبیاءؐ صفت کے اعتبار سے نور تھے۔

حضرت عائشہ صدیقہؓ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی صفت میں فرماتی ہیں:

لنا شمس وللآفاق شمس
وشمسی خیر من شمس السماء
فان الشمس تطلع بعد الفجر
وشمسی تطلع بعد العشاء

ترجمہ: ''ایک ہمارا سورج ہے اور ایک آفاق (آسمان) کا سورج ہے اور ہمارا سورج آسمان کے سورج سے بہتر ہے، کیونکہ آسمانی سورج فجر کے بعد طلوع

> ہر خطہ کے لئے، ہر ملک کے لئے اور ہر زمانہ کے لئے علیحدہ علیحدہ نبی تشریف لائے، جہالت کی تاریکیوں میں ان خطوں کو روشنی دینے کے لئے ہر طرف نبی آئے، لیکن جب خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کا سورج طلوع ہوا تو دنیا کو اور کسی روحانی روشنی کی ضرورت باقی نہیں رہی، اس لئے خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی نبی نہیں

ہوتا ہے اور میرا سورج عشاء کے بعد طلوع ہوتا ہے۔''

سورۂ احزاب کی مذکورہ آیت کی تفسیر میں حضرت عائشہ صدیقہؓ اور شیخ عبدالقادر جیلانیؒ فرماتے ہیں: ''کہ مادی اور روحانی سورج خاتم الانبیاءؐ میں زمین اور آسمان سے زیادہ فرق ہے۔''

کیونکہ مادی سورج غروب ہو جاتا ہے، لیکن خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کا سورج کبھی غروب نہیں ہوتا۔ مادی سورج گرہن کا شکار ہو جاتا ہے اور اس کی روشنی مدھم پڑ جاتی ہے، جبکہ خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کی روشنی اور تابانی ہمیشہ دنیا کو منور کرتی رہے گی۔

(۸) جیسے تمام دنیا کو روشن کرنے کے لئے اللہ تعالیٰ نے ایک ہی سورج بنایا اور اس سورج کے علاوہ کسی دوسرے سورج کا امکان نہیں، اسی طرح ہمارے دلوں کو منور کرنے کے لئے اللہ تعالیٰ نے خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کو مبعوث فرمایا اور خاتم الانبیاء کے علاوہ ہمارے دلوں کو منور کرنے کے لئے کسی اور نبی کا آنا ممکن ہی نہیں۔

(۹) خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم سے پہلے تقریباً ایک لاکھ چوبیس ہزار کم و بیش نبی اور رسول تشریف لائے اور آخر میں خاتم الانبیاءؐ تشریف لائے، اس کی مثال ایسی ہے جیسے رات کے وقت ہر گھر کے لئے ہر کمرے کے لئے اور ہر صحن کے لئے علیحدہ علیحدہ روشنیوں کی ضرورت ہوتی ہے بالکل اسی طرح ہر قوم کے لئے، ہر خطہ کے لئے، ہر ملک کے لئے اور ہر زمانہ کے لئے علیحدہ علیحدہ نبی تشریف لائے، جہالت کی تاریکیوں میں ان خطوں کو روشنی دینے کے لئے ہر طرف نبی آئے، لیکن جب خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کا سورج طلوع ہوا تو دنیا کو اور کسی روحانی روشنی کی ضرورت باقی نہیں رہی، اس لئے خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی نبی نہیں۔

مرزائی کہتے ہیں کہ: ''خاتم الانبیاءؐ سے فیض حاصل کرکے انسان نبی بن سکتا ہے۔''

اللہ تعالیٰ کو علم تھا کہ دنیا میں ایسے بدبخت، جاہل اور دھوکے باز پیدا ہوں گے جو یہ کہیں گے کہ: ''خاتم الانبیاءؐ سے فیض حاصل کرکے انسان نبی بن سکتا ہے'' تو اللہ تعالیٰ نے ان الفاظ ''سراجاً منیرا'' میں ان کی اس دھوکا بازی کا قلع قمع کردیا ہے، فرمایا کہ دیکھو ہماری دنیا کی تمام چیزیں سورج سے فیضیاب حاصل کرتی ہیں اور سورج کے دو فیض ہیں:

(۱)حرارت، (۲)روشنی۔

جیسے سورج سے روشنی حاصل کر کے کوئی چیز سورج نہیں بن سکتی۔ اسی طرح خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم سے فیض حاصل کر کے کوئی شخص نبی نہیں بن سکتا۔ خاتم الانبیاءؐ نے فرمایا:

''اصحابی کالنجوم بایھم اقتدیتم اھتدیتم۔''

ترجمہ: ''میرے صحابہ کرامؓ ستاروں کی طرح ہیں، تم جس کی اتباع کرو گے تم ہدایت یافتہ ہو جاؤ گے۔''

کیونکہ ستاروں کا کام:

''وبالنجم ھم یھتدون۔''

ترجمہ: ''اور ستاروں سے لوگ راہ پاتے ہیں۔''

اور صحابہ کرامؓ آسمان نبوت کے ستارے ہیں، جیسے دنیا کی تمام روشنیاں جمع ہو کر سورج کی روشنی کے برابر نہیں ہو سکتیں، اسی طرح دنیا کے تمام قطب، ابدال، اولیاء کرام، ملائکہ اور انبیاء کرام بلکہ اللہ تعالیٰ کی تمام مخلوق اکٹھی ہو جائے تو خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کے درجے کے برابر نہیں ہو سکتی۔

(۱۰) اس آیت کا دسواں نکتہ مرزائیوں کی طرف سے ایک عقلی سوال اور اس کا منہ توڑ جواب: مرزائی کہتے ہیں کہ: ''سورج کے لئے چاند کی ضرورت ہوتی ہے اور وہ چاند مرزا غلام احمد قادیانی ملعون ہے۔''

جواب: چاند کی روشنی اس وقت کام آتی ہے جب سورج غروب ہو جائے اور اندھیرا چھا جائے، جب خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کے سورج نے غروب ہی نہیں ہونا تو پھر چاند کی کیا ضرورت ہے؟

ایک اعتراض اور اس کا جواب: جب خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کا سورج دنیا میں چمک رہا ہے تو پھر ختم نبوت کے منکروں کو خاتم الانبیاءؐ کی نبوت کا یہ سورج کیوں نظر نہیں آتا؟

جواب: قدرت کے قانون کو دیکھئے! اللہ تعالیٰ نے ایسی مخلوق بھی پیدا فرمائی ہے کہ سورج جب طلوع ہوتا ہے تو اس کی آنکھیں چندھیا جاتی ہیں تو وہ سورج کو دیکھنے کی تاب نہیں لا سکتی، جیسے اُلّو اور چگادڑ، جیسے الو اور چگادڑ سورج کی روشنی سے مستفیض نہیں ہو سکتے اسی طرح روحانی دنیا میں بھی اسود عنسی، مسیلمہ کذاب، اسحاق اخرس اور مرزا غلام احمد قادیانی جیسے لوگ موجود ہیں، جن کی آنکھیں خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کے سامنے نہیں کھلتیں۔

بالفاظ دیگر: دوپہر کا وقت ہو، درختوں کا سایہ اور بادل نہ ہو اور سورج چمک رہا ہو اور کوئی شخص موم بتی جلا کر اونٹ تلاش کرے، تو مادی دنیا میں یہ آدمی احمق سمجھا جاتا ہے، اسی طرح روحانی دنیا میں خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کے سورج کے سامنے کوئی شخص ظلی یا بروزی نبوت کا دعویٰ کرے اور اس کی روشنی میں راہ حق تلاش کرے تو وہ بھی احمق اور بے وقوف کہلائے گا۔

☆☆.........☆☆

قادیانی عبادت گاہ سے اسلامی شعائر ہٹا دیئے گئے

چیچہ وطنی (رپورٹ: محمد بلال افضل خان) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی درخواست پر تھانہ غازی آباد کی پولیس انتظامیہ نے قادیانی عبادت گاہ سے کلمہ طیبہ، محراب اور دیگر اسلامی شعائر صاف کر دیئے ہیں، جس سے مسلمانوں میں پائی جانے والی اشتعال انگیزی دور ہو گئی۔ امتناع قادیانیت آرڈی نینس پر عمل درآمد کروانے اور علاقائی امن برقرار رکھنے پر دینی و مذہبی اور سماجی حلقوں میں خوشی کی لہر دوڑ گئی۔ مختلف حلقوں کی طرف سے تعزیرات پاکستان کی دفعات ۲۹۸-بی اور ۲۹۸-سی پر عمل درآمد کرانے پر پولیس انتظامیہ کا شکریہ ادا کیا گیا۔ تفصیلات کے مطابق گزشتہ دنوں تھانہ غازی آباد کی حدود میں واقع گاؤں چک ۳۰/۱۱-ایل میں جونی قادیانیوں نے غیر آئینی طور پر اپنی عبادت گاہ کا محراب بنالیا اور اس کے فرنٹ پر کلمہ طیبہ اور قرآنی آیات کی تختیاں نصب کر دی تھیں، جس سے علاقہ بھر کے مسلمانوں اور تمام مکاتب فکر کے علماء کرام میں شدید اشتعال پھیل گیا۔ قبل اس کے کہ کوئی ناخوشگوار واقعہ رونما ہوا اور وہاں کے مسلمان قانون کو ہاتھ میں لے کر تصادم کی صورت پیدا کریں۔ دانشمندی کا ثبوت دیتے ہوئے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے راہنماؤں قاری زاہد اقبال، مولانا عبدالحکیم نعمانی، جمعیت علماء اسلام کے مفتی محمد عثمان نے قانونی چارہ جوئی کے لئے فوری طور پر تھانہ غازی آباد میں درخواست دائر کر دی۔ مدعیان کی طرف سے درخواست میں موقف اختیار کیا گیا تھا کہ قادیانیوں کے غیر آئینی اور اشتعال انگیز اقدام تعزیرات پاکستان کی دفعات ۲۹۸-بی، ۲۹۸-سی کی کھلم کھلا خلاف ورزی ہے۔ لہٰذا قادیانیوں کی عبادت گاہ سے محراب، کلمہ طیبہ، قرآنی آیات اور دیگر اسلامی شعائر کو محفوظ کیا جائے۔ فریقین کا موقف سننے کے بعد ایس ایچ او تھانہ غازی آباد نے افسران بالا کی مشاورت سے قادیانی عبادت گاہ سے اسلامی شعائر ہٹا دیئے، جس سے علاقہ بھر کے مسلمانوں میں پایا جانے والا اشتعال دور ہو گیا۔ مذکورہ تمام کارروائی میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے راہنماؤں مولانا محمد ارشاد، قاری محمد اصغر عثمانی، مولانا کفایت اللہ حنفی، جمعیت علماء اسلام تحصیل کے امیر مولانا پیر جی عزیز الرحمٰن رائے پوری، رانا احمد نواز، حافظ حبیب اللہ، جامعہ محمدیہ کے مولانا عبدالباقی، مولانا عبدالباری، مولانا عبدالہادی، ابوحنیفہ اکیڈمی کے ناظم اعلیٰ عبدالعلیم حنفی، مجلس احرار اسلام کے محمد عابد مسعود ڈوگر سمیت شہر بھر کی تمام مذہبی قیادت پیش پیش رہی۔

وقت کے تقاضوں کی تکمیل...

ہمدرد ایک صدی سے زیادہ نہ صرف آپ کے دکھ اور تکلیف میں فرحت و تسکین بخش رہا ہے بلکہ آپ کا ہمدم اور خیر خواہ بھی ہے۔ انسانیت کی خدمت اور پرورش کے لئے نہایت وسیع اقسام کی ہربل اور طبی مصنوعات موجود ہیں، جو صحت بخش ہونے کے ساتھ شفا بخش بھی ہیں۔

ہمدرد اس دور کے تقاضوں کی تکمیل، ترقی یافتہ سائنسی طریقوں کی مدد سے کرنے کے لئے سرگرم کار ہے۔

صحت انسانی کی بقاء اور بیماریوں کے اس سفر کے ساتھ ساتھ "ہمدرد" نے انسان دوست ادارے کی حیثیت سے تعلیم اور ثقافت کے فروغ میں بھی کارہائے نمایاں انجام دیئے ہیں۔

ہمدرد

SGS

ہمدرد لیبارٹریز (وقف) پاکستان

ISO 9001: 2008 & ISO 22000: 2005 CERTIFIED

Al-Majeed, Hamdard Centre, Nazimabad No. 3, Karachi-74600, Pakistan. Tel: (+9221) 36616001-4, Fax: (+9221) 36611756, Email: headoffice@hamdard.com.pk,
Website: www.hamdard.com.pk

امام الانبیاء ﷺ کی تریسٹھ سالہ

حیاتِ طیبہ پر ایک مختصر نظر

مفتی مطیع الرحمٰن، بہاولپور

امام الانبیاء ﷺ کی پیدائش یتیمی کی حالت میں واقعہ فیل کے تقریباً پچاس دن بعد مشہور قول کے مطابق ۱۲ ربیع الاول مطابق ۲۰ اپریل ۵۷۱ء بروز پیر موسم بہار میں ہوئی۔ آپ کے دادا عبدالمطلب نے آپ کا نام محمد اور والدہ نے خواب میں ایک فرشتے سے بشارت پا کر احمد رکھا۔ آپ کی والدہ حضرت آمنہ نے آپ ﷺ کو تین دن تک اپنا دودھ پلایا، اس کے بعد آپ ﷺ کے چچا ابولہب کی باندی ثویبہ نے آپ کو چند دن دودھ پلایا، پھر حضرت حلیمہ سعدیہؓ نے دو سال پورے ہونے تک آپ کو دودھ پلایا، دو سال پورے ہونے پر آپ کا دودھ چھڑا دیا گیا۔ آپ ﷺ کی عمر چھ سال تھی کہ آپ ﷺ کی والدہ کا انتقال ہو گیا اور جب آپ ﷺ کی عمر آٹھ سال ہوئی تو آپ ﷺ کے دادا عبدالمطلب بھی دنیا سے پردہ فرما گئے۔ بارہ سال دو ماہ کی عمر میں آپ ﷺ نے اپنے چچا ابوطالب کی ہمراہی میں تجارت کی غرض سے ملک شام کی طرف پہلا سفر کیا۔ راستے میں یہودیوں کے ایک بڑے عالم بحیرہ راہب سے ملاقات کے بعد جناب ابو طالب نے آپ کو واپس مکہ بھیج دیا، ۱۵ سال سات ماہ کی عمر میں آپ ﷺ نے اپنے قبیلہ قریش اور ایک دوسرے قبیلہ قیس کے درمیان ہونے والی جنگ (حرب الفجار) میں حصہ لیا لیکن اس لڑائی میں آپ ﷺ نے کسی پر ہاتھ نہ اٹھایا، اس جنگ کے بعد عرب کے چند قبائل نے ان جنگوں سے تنگ آ کر یہ معاہدہ کیا کہ آئندہ قبائلی عصبیت سے بالاتر ہو کر صرف مظلوم کی مدد کی جائے گی، اس معاہدے کو حلف الفضول کہتے ہیں، آپ ﷺ نے اسے پسند فرماتے ہوئے اس میں شرکت فرمائی، اس وقت آپ ﷺ کی عمر ۱۵ سال آٹھ ماہ تھی، ۲۳ سال کی عمر میں آپ ﷺ حضرت خدیجہؓ کے سامان کو تجارت کی غرض سے ملک شام لے کر گئے اور اس میں خوب نفع کما کر واپس ہوئے، پچیس سال دو ماہ کی عمر میں حضرت خدیجہؓ سے آپ ﷺ کا نکاح ہوا، حضرت خدیجہؓ کے بطن سے آپ ﷺ کے دو بیٹے اور چار بیٹیاں پیدا ہوئیں، آپ ﷺ کی اولاد میں حضرت قاسمؓ کی پیدائش سب سے پہلے ہوئی، یہ پاؤں پر چلنا سیکھ چکے تھے کہ ان کی وفات ہو گئی۔ دوسرے بیٹے عبداللہؓ ہیں، انہی کا لقب طیب وطاہر ہے، پیدائش کے کچھ عرصہ بعد ان کا بھی انتقال ہو گیا، ان کی ولادت آپ ﷺ کو نبوت ملنے کے بعد ہوئی۔

جب آپ ﷺ کی عمر ۳۰ سال ہوئی تو آپ ﷺ کے ہاں آپ کی بڑی بیٹی حضرت زینبؓ کی پیدائش ہوئی، ان کا نکاح مکہ میں ہی ان کے خالہ زاد بھائی ابوالعاصؓ سے حضرت خدیجہؓ کے سامنے ہوا، جب آپ ﷺ کی عمر ۳۳ سال ہوئی تو آپ ﷺ کی دوسری بیٹی حضرت رقیہؓ کی پیدائش ہوئی، جن کا نکاح مکہ میں ہی حضرت عثمانؓ سے ہوا، آپ کی تیسری بیٹی حضرت ام کلثومؓ ہیں، جن کا نکاح مدینہ میں آپ ﷺ نے حضرت رقیہؓ کی وفات کے بعد ۳ھ میں حضرت عثمانؓ سے کیا تھا۔ نبوت ملنے کے بعد جب آپ ﷺ کی عمر ۴۱ سال تھی تو آپ ﷺ کی چوتھی صاحبزادی حضرت فاطمہؓ کی پیدائش ہوئی، ان کا نکاح مدینہ میں غزوہ بدر کے بعد ذی الحجہ سن ۲ھ میں ہوا، آپ ﷺ کے ایک تیسرے بیٹے حضرت ابراہیمؓ ہیں جو حضرت ماریہؓ کے بطن سے مدینہ منورہ میں پیدا ہوئے، سترہ ماہ کی عمر پا کر ۱۰ھ میں ان کی وفات ہو گئی۔

تقریباً ۳۳ برس کی عمر میں آپ ﷺ پر غیبی اسرار کا ظہور شروع ہوا۔ ۳۵ سال کی عمر میں آپ ﷺ نے قبائل کے سب منتخب افراد کے ساتھ کعبہ کی از سر نو تعمیر کے دوران حجر اسود کی اپنے ہاتھ سے تنصیب کی۔ ۹ ربیع الاول مطابق ۱۲ فروری ۶۱۰ء کو جب آپ ﷺ کی عمر چالیس برس ایک دن تھی تو باضابطہ طور پر آپ ﷺ کو اللہ رب العزت نے خلعت نبوت کے ساتھ ممتاز ومشرف فرمایا۔ بعثت نبوی (آپ ﷺ کو نبوت ملنے کے بعد سے شروع ہونے والا زمانہ) کے پہلے سال صبح وعصر کی نمازیں فرض کر دی گئیں، اٹھارہ رمضان المبارک کو جب آپ ﷺ کی عمر چالیس سال چھ ماہ چھ دن ہوئی تو آپ ﷺ پر قرآن کریم نازل ہونا شروع ہوا، نبوت ملنے کے تین سال بعد تک آپ خفیہ تبلیغ فرماتے رہے، جس کے نتیجے میں ۳۰ سے زائد افراد مسلمان ہو گئے۔ تین سال کے بعد آپ ﷺ نے اسلام کی تبلیغ علی الاعلان شروع کر دی، جس کے نتیجے میں کفار مکہ جو اس وقت بیت اللہ میں رکھے بتوں کو پوجا کرتے تھے،

آپ ﷺ کے جانی دشمن بن کر آپ ﷺ اور آپ ﷺ کے صحابہؓ وصحابیاتؓ کو تکلیفیں پہنچانے لگے، ان کفار مکہ کے مظالم جب حد سے بڑھنے لگے تو آپ ﷺ نے بعثت کے پانچویں سال اپنے صحابہ کرامؓ ودیگر اقارب کو جو تقریباً گیارہ مرد اور چار عورتوں پر مشتمل پندرہ افراد تھے، ملک حبشہ کی طرف ہجرت کر جانے کا حکم دیا (تین ماہ بعد اس اطلاع پر کہ اہل مکہ نے اسلام قبول کرلیا ہے، ان میں سے کچھ افراد مکہ واپس آگئے، یہاں پہنچ کر معلوم ہوا کہ یہ اطلاع جھوٹی تھی) بعثت کے چھٹے سال حضرت حمزہؓ اور حضرت عمرؓ بھی اسلام لے آئے تو لوگ اعلانیہ اسلام میں داخل ہونے لگے، اسلام کی روز بروز بڑھتی ہوئی شان سے خوفزدہ ہوکر کفار مکہ نے آپ ﷺ کے خاندان بنی ہاشم اور بنی عبدالمطلب کے مکمل مقاطعہ کے لئے ایک عہد نامہ لکھ کر بیت اللہ میں لٹکا دیا، اس طرح آپ ﷺ بعثت کے ساتویں سال ایک گھاٹی شعب ابی طالب میں اپنے تمام اقرباء ورفقاء سمیت مقید کر دیئے گئے، ان سخت حالات میں آپ ﷺ نے اپنے صحابہ کرامؓ کو ایک مرتبہ پھر ملک حبشہ کی طرف ہجرت کے لئے فرمایا، جن میں تراسی مرد اور بارہ عورتیں شامل تھیں۔ تین سال بعد اس شدید محاصرے کا خاتمہ ہوا۔

جب آپ ﷺ کی عمر تقریباً ۴۹ سال سات ماہ ہوئی تو ماہ شوال میں آپ ﷺ کے چچا حضرت ابوطالب وفات پاگئے اور اس کے صرف تین دن بعد ہی حضرت خدیجہؓ کا بھی انتقال ہوگیا، اسی لئے آپ ﷺ نے اس سال کو عام الحزن (غم کا سال) فرمایا۔

اسی سال ماہ رجب کی ستائیسویں شب آپ ﷺ معراج کے سفر پر تشریف لے گئے۔ اور اسی سفر میں پانچوں نمازیں فرض کی گئیں۔ جب اللہ تعالیٰ نے مدینہ میں اسلام کی اشاعت کا فیصلہ فرمایا تو قبیلہ اوس کے چند آدمیوں کی آپ ﷺ سے مکہ میں ملاقات ہوگئی اور ان میں سے دو آدمی اسعد بن زرارہؓ اور ذکوان بن عبدقیسؓ مشرف باسلام ہوئے۔ بعثت نبوی کے گیارہویں سال کچھ اور آدمی مدینہ سے آکر آپ ﷺ کو ملے اور ان میں سے تقریباً آٹھ افراد مسلمان ہوئے پھر بعثت نبوی کے بارہویں سال جب آپ ﷺ کی عمر ۵۲ سال تھی، ماہ ذی الحجہ میں جمرہ عقبہ کے قریب مدینہ سے آئے ہوئے تقریباً بارہ افراد نے آپ ﷺ کے ہاتھ پر بیعت کی، جسے بیعت عقبہ اولیٰ کہا جاتا ہے، پھر آئندہ سال جب آپ ﷺ عمر کے ترپنویں سال میں تھے تو ماہ ذی الحجہ میں مدینہ طیبہ سے ایک بڑا قافلہ مکہ معظمہ پہنچا، جن میں ستر مرد اور دو عورتیں شامل تھیں۔ آپ ﷺ نے نصف شب کے وقت جمرہ عقبہ کے قریب ان سے ملاقات کی، اس وقت آپ ﷺ کے چچا حضرت عباسؓ بھی آپ ﷺ کے ساتھ تھے جو اس وقت تک مسلمان نہیں ہوئے تھے۔ حضرت عباسؓ نے مدینہ سے آئے ہوئے ان حضرات سے مخاطب ہوتے ہوئے فرمایا: یہ میرا بھتیجا ہے جو ہمیشہ اپنی قوم میں عزت وحفاظت کے ساتھ رہا ہے، تم جوان کو مدینہ لے جانا چاہتے ہو تو اگر ان کے مخالفین سے ان کی حفاظت کا ذمہ لے سکتے ہو تو ٹھیک ہے، ورنہ ان کو اپنے قبیلہ میں رہنے دو، اس مدنی قافلہ کے سردار نے کہا کہ ہم حضور ﷺ کی حفاظت کا ذمہ لیتے ہیں، اے اللہ کے رسول! اپنا دست مبارک دیجئے کہ ہم بیعت کریں، آپ ﷺ نے ہاتھ بڑھا دیا اور یہ سب لوگ بیعت نبوی سے مشرف ہوئے، اس بیعت کو بیعت عقبہ ثانیہ کہتے ہیں۔

پھر اسی سال آپ ﷺ ماہ صفر کی ستائیسویں شب میں مکہ سے حضرت ابوبکر صدیقؓ کو ساتھ لے روانہ ہوکر غار ثور پہنچے اور اس غار میں تین راتیں قیام کرنے کے بعد یکم ربیع الاول ایک ہجری (وہ زمانہ جو آپ ﷺ کے مدینہ کی طرف ہجرت سے شروع ہوا)

مولانا عبدالرحمٰن اشرفیؒ کی وفات عالم اسلام کے لئے عظیم سانحہ ہے: مولانا عبدالحکیم نعمانی

ساہیوال (نامہ نگار) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی مبلغ مولانا عبدالحکیم نعمانی نے جامعہ اشرفیہ لاہور کے نائب مہتمم اور ممتاز عالم دین مولانا عبدالرحمٰن اشرفی کی وفات کو عالم اسلام کے لئے عظیم سانحہ قرار دیتے ہوئے کہا ہے کہ مرحوم ایک نیک سیرت انسان اور اتحاد ویگانگت کا درس دینے والی عظیم شخصیت کے مالک تھے۔ دور اندیش، حلم وبردباری، مردم شناسی، تدبر وتفکر اور باریک بینی جیسی صفات سے متصف تھے۔ قرآن وسنت کی تعلیمات اور اسرار ورموز، تفسیر وتوضیح اور فقہ کے تمام علوم پر انہیں مہارت تامہ حاصل تھی، وہ تمام مکاتب فکر کے علماء اور ہر شعبہ زندگی سے تعلق رکھنے والے افراد کے اتحاد واتفاق کی علامت سمجھے جاتے تھے، ان کی بے ثبات زندگی حالیہ فرقہ واریت سے منزہ تھی۔ اندرون وبیرون ملک میں ان کی دینی وتحریکی، قومی وملی، علمی واشاعتی اور روحانی ونظریاتی خدمت معتقدین اور تلامذہ کے لئے مشعل راہ ہیں۔ مولانا عبدالحکیم نعمانی نے اپنے بیان میں مرحوم کے لواحقین وپسماندگان سے دلی تعزیت کرتے ہوئے دعا کی کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کے ساتھ اپنی رضا ورضوان کا معاملہ فرمائیں۔ نیز عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام جامع مسجد رحیمیہ ریلوے روڈ میں مرحوم کے لئے بلندی درجات کی دعا کی گئی۔ نیز کارکنان ختم نبوت غازی محمد اصغر عثمانی، محمد بلال افضل خان، حاجی مظہر اقبال، محمد اویس قادری، محمد جاوید اختر سمیت متعدد کارکنوں نے ان کی دینی خدمات کو خراج عقیدت پیش کیا اور پسماندگان کے لئے صبر جمیل اور اجر جزیل کی دعا کی۔

وز پیر جب آپ ﷺ کی عمر تقریباً باون سال گیارہ ماہ انیس دن تھی، مدینہ طیبہ روانہ ہوگئے، سات دن کے سفر کے بعد ۸ ربیع الاول ۱ھ مطابق ۲۳ ستمبر ۶۲۲ء بروز پیر آپ ﷺ مدینہ کے علاقے قباء پہنچے اور یہاں مسجد قباء کی بنیاد رکھی۔ ۱۲ ربیع الاول بروز جمعہ آپ ﷺ قباء سے سوار ہوکر بنی سالم کے گھروں تک پہنچے تھے کہ جمعہ کا وقت ہوگیا، یہاں تقریباً سو آدمیوں کے ساتھ آپ ﷺ نے اسلام کا پہلا جمعہ پڑھایا۔ جمعہ سے فارغ ہوکر آپ یہاں سے روانہ ہوئے، جہاں اب مسجد نبوی ہے، اس سے متصل حضرت ابو ایوب انصاریؓ کا گھر تھا، یہاں آکر آپ ﷺ کی اونٹنی رک گئی پھر آپ نے مستقل یہیں قیام فرمایا۔

مدینہ میں قیام کے بعد ماہ ربیع الاول میں ہی سب سے پہلے آپ نے مسجد نبوی اور ازواج مطہرات حضرت سودہؓ اور حضرت عائشہؓ کے لئے گھر تعمیر کرائے۔ جب مسجد نبوی کی تعمیر تقریباً مکمل ہوگئی تو آپ ﷺ نے انصار کو بلایا اور مکہ سے ہجرت کرکے آنے والے ۴۵ مہاجرین اور ان انصار مدینہ کے مابین مواخات قائم کرتے ہوئے ایک انصاری اور ایک مہاجر کو بلاکر فرماتے گئے کہ یہ اور تم بھائی بھائی ہو، اور پھر آپ نے اسی سال اسلام کا پہلا مدرسہ صفہ قائم فرمایا، صفہ سائبان کو کہتے ہیں، یہ سائبان مسجد نبوی کے ایک کنارے پر مسجد سے ملا ہوا تیار کیا گیا تھا، آپ ﷺ کے صحابہؓ جو دن بھر آپ سے احادیث سنتے تھے، رات کو یہیں آرام فرماتے۔

اسی سال آپ نے ایک منشور تیار کیا جس میں مہاجرین وانصار کے علاوہ ان یہود ومشرکین کو بھی شامل کیا گیا جو اس وقت مدینہ میں آباد تھے، جس کا مقصد بلا امتیاز مذہب وقوم کے اندرونی وبیرونی خطرات سے نمٹنے کے لئے ایک اتحادی عمل کی ترویج تھی، اس معاہدہ کو میثاق مدینہ کہا جاتا ہے، اسی سال ماہ شوال میں حضرت عائشہؓ (جن کا نکاح آپ سے پہلے ہی ہو چکا تھا) رخصتی ہوئی۔ اس سال آپ نے دو سریئے (سریہ جہاد کے اس دستے کو کہا جاتا ہے جس میں آپ نے خود شرکت نہ فرمائی ہو، بلکہ اپنے کسی صحابیؓ کو اس دستے کا امیر مقرر کرکے روانہ فرمایا ہو، خواہ جنگ کی نوبت آئی ہو یا نہیں، نیز یہ بھی ضروری نہیں کہ وہ دستہ جنگ ہی کی نیت سے روانہ کیا گیا ہو) روانہ فرمائے۔

سن ۲ ہجری میں پانچ غزوات (غزوہ اس چھوٹے یا بڑے لشکر کو کہتے ہیں جس میں آپ ﷺ بنفس نفیس شریک ہوئے ہوں، خواہ اس سفر میں جنگ کی نوبت آئی ہو یا نہ آئی ہو اور خواہ اس لشکر کے پیش نظر جنگ کے علاوہ کوئی اور مقصد ہو) ہوئے، غزوہ ابواء، جس کو غزوہ ودان بھی کہتے ہیں۔ غزوہ بواط، غزوہ بدر کبریٰ، غزوہ بنی قینقاع، غزوہ سویق۔ اس سال کے غزوات میں سے سب سے اہم غزوہ بدر ہے جو رمضان المبارک کی ۱۸ تاریخ کو بدر کے مقام پر (جو مدینہ سے ۸۰ میل دور ہے) وقوع پذیر ہوا۔

اب تک مسلمان بیت المقدس کی طرف منہ کرکے نماز پڑھتے تھے، حضور ﷺ کی خواہش پر پندرہ شعبان ۲ھ نماز ظہر کے دوران اللہ تعالیٰ نے بیت اللہ کی طرف مسلمانوں کو منہ کرکے نماز پڑھنے کا حکم فرمایا۔ اسی سال یکم رمضان المبارک کو روزے فرض کئے گئے اور آپ نے یکم شوال کو نماز عید الفطر پڑھائی اور خطبہ عید الفطر میں لوگوں کو صدقۃ الفطر کا حکم دیا۔

۳ھ میں تین غزوات ہوئے، غزوہ غطفان، غزوہ احد، غزوہ حمراء الاسد اور دو سریئے روانہ ہوئے، غزوہ احد اس سال کا سب سے اہم غزوہ ہے جو ماہ شوال میں وقوع پذیر ہوا۔ ماہ شعبان میں حضرت حفصہؓ آپ کے نکاح میں آئیں اور اسی سال ماہ رمضان میں حضرت زینب بنت خزیمہؓ بھی آپ کی منکوحہ بنیں۔ کعب بن اشرف یہودی کا خاتمہ، سود خوری کی حرمت کا ابتدائی حکم، شراب کی ابتدائی حرمت کا حکم، یتیموں اور زوجین کے حقوق سمیت وراثت کے مفصل قوانین کا نزول بھی اسی سال ہوا۔

۴ھ میں دو غزوات پیش آئے: غزوہ بنی النضیر، غزوہ بدر صغریٰ اور چار سریئے روانہ کئے گئے۔ اس سال کے اوائل میں آپ کی زوجہ حضرت زینب بنت خزیمہؓ (جو صرف چار ماہ قبل آپ کے عقد میں آئی تھیں) انتقال فرماگئیں۔ یکم ذوالقعدہ بروز جمعہ کو پردے کا حکم نازل ہوا، شراب کی قطعی حرمت کا حکم بھی اسی سال دیا گیا۔ نیز حضرت ام سلمہؓ اسی سال ماہ جمادی الثانیہ میں آپ کے عقد میں آئیں۔

۵ھ میں چار غزوات ہوئے: غزوہ ذات الرقاع، غزوہ دومۃ الجندل، غزوہ مریسیع جس کو غزوہ بنو المصطلق بھی کہا جاتا ہے اور غزوہ خندق جو زیادہ مشہور اور اہم ہے۔ غزوہ بنو المصطلق سے واپسی پر تیمم کا حکم نازل ہوا، اسی سال ماہ شعبان میں حضرت جویریہؓ آپ ﷺ کے عقد میں آئیں اور اسی سال حضرت زینب بنت جحشؓ بھی آپ کی منکوحہ بنیں۔

۶ھ میں تین غزوات پیش آئے۔ غزوہ بنی الحیان، غزوہ غابہ جس کو ذی قرد بھی کہا جاتا ہے، غزوہ حدیبیہ جس کو صلح حدیبیہ بھی کہا جاتا ہے اور گیارہ سریئے بھی روانہ کئے گئے۔ اسی سال کے وسط میں حضرت ام حبیبہؓ آپ ﷺ کے عقد میں آئیں اور اسی سال کے اواخر میں حضرت ماریہ قبطیہؓ سے بھی آپ نے نکاح فرمایا، حضرت خالد بن ولیدؓ اور حضرت عمرو بن العاصؓ بھی اسی سال مسلمان ہوئے اور نیز اس سال آپ نے دنیا کے درج ذیل بادشاہوں کو دعوتی خطوط لکھ کر اپنے صحابہؓ کے ذریعے ان تک پہنچائے۔ آپ نے دحیہ کلبیؓ کو ہرقل نامی بادشاہ روم کے پاس بھیجا، حضرت عبداللہ بن حذافہؓ کو کسریٰ خسرو پرویز کج

کلاہ ایران کی طرف روانہ فرمایا اور حاطب بن ابی بلتعہ کو سلطان مصر واسکندریہ (مقوقس) کی طرف بھیجا اور عمرو بن عاصؓ کو بادشاہان عمان یعنی جیفر اور عبداللہ کے پاس بھیجا۔

۷ھ میں صرف ایک غزوہ خیبر ہوا اور پانچ سرایا آپ نے روانہ فرمائے، غزوہ خیبر کے بعد اس سال کے اوائل میں آپ ﷺ نے حضرت صفیہؓ سے نکاح فرمایا اور اسی سال کے آخر میں حضرت میمونہؓ بھی آپ ﷺ کے عقد میں آئیں، اسی سال آپ ﷺ نے اس عمرہ کی جو صلح حدیبیہ میں چھوڑ دیا گیا تھا، قضا فرمائی۔

۸ھ میں چار اہم غزوات پیش آئے۔ غزوہ موتہ، فتح مکہ، غزوہ حنین، غزوہ طائف اور دس سرایا آپ نے روانہ فرمائے، ابوسفیانؓ جو اب تک مسلمانوں کے دشمن تھے اس سال اسلام لے آئے۔

۹ھ میں غزوہ تبوک ہوا اور آپ نے تین سرایا روانہ کئے، غزوہ تبوک سے واپسی پر آپ ﷺ نے منافقین کی مسجد ضرار (جس میں جمع ہو کر وہ اسلام اور مسلمانوں کے خلاف مشورہ کرتے تھے) کو آگ لگا دینے کا حکم دیا۔ اطراف عالم میں پھیلتی اسلام کی نشر واشاعت سے متاثر ہو کر اس سال درج ذیل وفود قبول اسلام کی غرض سے آپ کی خدمت میں پیش ہوئے:

وفد ثقیف، وفد بنی فزارہ، وفد بنی تمیم، وفد کندہ، وفد بنی عبدالقیس، وفد بنی حنیفہ، وفد بنی قحطان، وفد بنی الحارث، نیز اسی سال عیسائیوں کا ایک وفد جو ساٹھ افراد پر مشتمل تھا جسے وفد نجران کہا جاتا ہے، آپ ﷺ سے مدینہ میں ملا، یہ لوگ جب ایمان نہ لائے تو آپ نے انہیں جزیہ ادا کرنے کا حکم دیتے ہوئے ان کے لئے ایک صلح نامہ تحریر فرمایا۔

۱۰ھ میں آپ نے صرف دو سریے روانہ فرمائے اور اسی سال ایک لاکھ سے زیادہ مسلمانوں کے ساتھ آپ نے حجۃ الوداع ادا فرمایا اور جو مسلمان اس سال حج میں نہیں تھے، ان کی تعداد اس سے کئی گنا زیادہ تھی۔

۱۱ھ میں مکہ سے سفر حج کر آنے کے بعد ۲۶ صفر ۱۱ھ میں بروز پیر آپ ﷺ نے ایک سریہ جہاد روم کے لئے تیار فرمایا، جس میں حضرت صدیق اکبرؓ، حضرت فاروق اعظمؓ اور حضرت ابوعبیدہؓ جیسے اکابر شامل تھے، مگر اس کے امیر حضرت اسامہؓ مقرر ہوئے، یہ وہ آخری لشکر تھا جس کا اہتمام حضور ﷺ نے خود فرمایا، ابھی یہ لشکر روانہ نہ ہوا تھا کہ ۲۸ صفر ۱۱ھ میں آپ ﷺ کو بخار شروع ہو گیا جب آپ ﷺ کا مرض طویل اور سخت ہو گیا تو ازواج مطہراتؓ سے اجازت لے کر آخری ایام مرض میں عائشہ صدیقہؓ کے گھر رہنے لگے، رفتہ رفتہ مرض اتنا بڑھ گیا کہ آپ ﷺ مسجد تک بھی تشریف نہ لا سکتے، ایسی صورت حال میں آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ: صدیق اکبرؓ سے کہو کہ نماز پڑھائیں، تقریباً تیرہ دن متواتر یہ بخار رہا اور ۱۲ ربیع الاول ۱۱ھ بروز پیر بوقت چاشت آپ ﷺ نے ہاتھ کو بلند فرمایا: زبان قدسی سے اللھم بالرفیق الاعلیٰ کہتے ہوئے آپ ﷺ کا ہاتھ لٹک گیا اور جسم اطہر سے روح انور پرواز کر کے عالم قدس میں جا پہنچی، قمری سال کے مطابق اس وقت آپ ﷺ کی عمر ۶۳ سال چار دن تھی۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

☆☆..................☆☆

ترتیب جدید ایڈیشن

عقیدۂ ختم نبوت اور تردید قادیانیت کے موضوع پر

حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہید رحمۃ اللہ علیہ کی بے مثال تصنیف

تحفۂ قادیانیت

کامل ۶ جلدیں

مرزا غلام احمد قادیانی کے وجوہ کفر وارتداد اور فتنۂ قادیانیت کے تعاقب میں لکھے گئے

بیسیوں مضامین ومقالات اور رسائل کا مجموعہ، عام فہم اور اچھوتا انداز تحریر، خوبصورت جلد، جاذب نظر سرورق

رعایتی قیمت صرف: **1100** روپے (علاوہ ڈاک خرچ)

اشاعت: مکتبہ لدھیانوی، ۱۸ ر سلام کتب مارکیٹ، بنوری ٹاؤن کراچی 0321-2115502, 0321-2115595, 021-34130020

ناشر: عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت، کراچی

شاعرِ رسول ﷺ سے مدحتِ رسول سیکھئے!

مولانا محمد وصی فصیح بٹ

شاعری کیا ہے؟

یہ حقیقت ہے کہ شاعری کی بنیاد خیالات ہوتے ہیں اور خیالات مشاہدہ سے زیادہ فکر اور شعور سے تعلق رکھتے ہیں، اسی فکر کی بلندی اور شعور کی گہرائی سے جنم لینے والے نئے خیالات کو مخصوص قواعد کے مطابق ہم قافیہ الفاظ کی صورت میں پیش کرنا ہی شاعری ہے۔ (تاریخ الادب العربی، ص:۲۵)

یہی وجہ ہے کہ ماضی میں جن اشخاص نے جتنے بلند خیالات کو شاعرانہ لباس مہیا کیا، تاریخ نے انہیں شعراء کی صف میں اتنا ہی بلند قد عطا کیا کہ:

میرے اشعار کا رتبہ جہاں میں اعلیٰ ٹھہرا ہے
''نتیجہ فکر'' میرا سمندر سے بھی گہرا ہے

اشعار کا معیار:

جس طرح پھلوں کے چھلکے جتنے بھی دیدہ زیب اور جاذب نظر ہوں، کھانے والوں کا منظور نظر تو ان کا اندرونی مواد ہی ہوتا ہے، اسی طرح کلام جتنے بھی قافیہ بندی کے تقاضے پورے کرلے، سننے والوں کے لئے دلچسپی کا سامان تو اس کے ان مول اور انوکھے خیالات ہی ہوا کرتے ہیں۔

نبی کریم ﷺ نے بھی اشعار کی تعریف ان کے پرحکمت مضامین کی وجہ سے فرمائی اور فرمایا:

''ان من الشعر حکمۃ'' (صحیح البخاری، الادب، باب ما یجوز من الشعر، الرقم:۵۶۷۹)

ترجمہ:....''بعض اشعار حکمت بھرے ہوتے ہیں''۔

اس سلسلے میں حضرت عبداللہ بن عمرؓ نبی کریم ﷺ کا ارشاد نقل فرماتے ہیں کہ ''شعر تو ایک کلام ہے، اگر اس کا مضمون اچھا ہے تو شعر بھی اچھا ہے اور مضمون برا ہے تو شعر بھی برا ہے''۔

(الجامع الصغیر، حرف الشین، الرقم:۴۹۴)

اسی حقیقت کو شاعرِ دربارِ رسول حضرت حسان بن ثابتؓ ان الفاظ میں پیش کرتے ہیں:

وانما الشعر لب المرء یعرضہ
علی المجالس ان کیساً وان حمقاً

ترجمہ:....''شعر آدمی کی فکر کا نتیجہ ہوتے ہیں جسے وہ لوگوں کے سامنے پیش کرتا ہے، سمجھ دار ہو تو اس کی دانش مندی نمایاں ہوتی ہے، اگر بے وقوف ہو تو اس کی نادانی کا پتہ چلتا ہے''۔

ذمہ داری کا احساس:

شاعری کو دیگر تمام ادبی صنفوں میں منفرد مقام حاصل ہے، وجہ یہی ہے کہ اشعار کے مترنم اوزان اور نہایت مشابہہ الفاظ سامعین کے دلی جذبات کو اپنے سحر میں ایسے جکڑ لیتے ہیں کہ تلخ حقائق، خشک موضوعات اور واعظانہ نصائح ان کے ذریعے باآسانی دماغ کے لاشعور میں بیٹھتے چلے جاتے ہیں۔ روزمرہ کے مشاہدہ میں اس کی قریب ترین مثال کیپسول سے دی جاسکتی ہے کہ اس کا ظاہری کور (COVER) اندرونی تلخی کو چھپا کر کڑوی دوائی غیر محسوس طریقے سے جسم کے رگ وپے میں پہنچا دیتا ہے۔ اشعار کی یہی الفاظ کی جھلملاہٹ، اسلوب کی نیرنگی اور قافیوں کی مشابہت ہی تو ہے جو نوجوانوں کو سن رسیدہ شعراء کے قریب کردیتی ہے۔ اس سے شعراء کی ذمہ داری میں یقیناً اضافہ ہوجاتا ہے کہ وہ اپنی اسی خداداد صلاحیت کے ذریعہ قوم کے ان معماروں کا رخ سیدھے راستے اور حقیقی منزل کی طرف موڑتے ہیں یا انہیں الفاظ وزباں کے نشے میں ایسا دھت کردیتے ہیں، جس کا نقشہ قرآن کریم ان الفاظ میں کھینچتا ہے:

''والشعراء یتبعھم الغاون الم ترانھم فی کل واد یھیمون وانھم یقولون مالا یفعلون''۔ (الشعراء:۲۲۴)

ترجمہ:....''رہے شاعر لوگ تو ان کے پیچھے تو بے راہ لوگ چلتے ہیں کیا تم نے نہیں دیکھا کہ وہ ہر وادی میں بھٹکتے پھرتے ہیں اور یہ کہ وہ ایسی باتیں کہتے ہیں جو کرتے نہیں ہیں''۔

نتیجہ فکر:

ان تمہیدی گزارشات کا حاصل یہ ہے کہ:

الف: شاعری بلند خیالات کو مخصوص پرکشش صورت میں پیش کرنے کا نام ہے۔

ب: خیالات ونظریات ہی اشعار کا جوہر ہوتے ہیں، اس لئے اسلام میں اشعار کے جائز وناجائز ہونے کا مدار ان کے مضمون کو بنایا گیا ہے۔

ج: اشعار کی ظاہری مخصوص ساخت، مسحور کن ترنم اور دل کو چھو لینے والی قافیہ بندی ان کے مضامین کی طرف سامعین کے دل و دماغ کو کھینچ لیتی ہیں، اس لئے کسی قوم کی ذہنی تعمیر و تخریب میں شعراء کا کردار اہم ہوتا ہے۔

اردو نعت گوشعراء کی بے اعتدالیاں:

نعت بھی ایک شعری صنف ہے اس لئے اس میں بھی درج بالا ترجیحات کا بھرپور اہتمام ہونا چاہئے مزید برآں توصیفِ محبوب دو جہاں صلی اللہ علیہ وسلم کے مضمون پر مشتمل ہونے کی وجہ سے اسے جو مقام تقدس حاصل ہے، اس کا بھی تقاضا ہے کہ اس میں اشعار کو مکمل اسلامی سانچے میں ڈھال کر پیش کیا جائے۔ لیکن جب عصر حاضر کے بعض نعتیہ کلاموں اور خیر القرون کے نعتیہ مجموعوں کا تقابلی جائزہ لیا جاتا ہے تو ہر دو کے مضامین میں ایک فکری دوری اور شعوری فرق نمایاں نظر آتا ہے۔ مثلاً:

الف: عہد رسالت کے شعراء مدحتِ رسول میں اطاعتِ رسول کی دعوت بھی دیا کرتے تھے، جبکہ آج کل کی نعتیہ شاعری عموماً اس زاویے سے بالکل محروم ہے۔

ب: ماضی کا شاعر حضور پرنور ﷺ کے بلند اخلاق اور عمدہ معمولات کو یوں ترغیبی انداز میں پیش کرتا تھا کہ سامعین ان محاسن سے خود کو مزین کرنے کا عزم مصمم لے کر اٹھتے، اس کے برعکس ہمارے عہد کے اکثر شعراء سرکار دو عالم ﷺ کی صفات کو وہ مافوق البشر رخ عطا کرتے ہیں کہ حاضرین کے دل میں عش عش کرنے کے سوا عمل کا کوئی جذبہ ہی نہیں ابھرتا۔

ج: بعض جدید نعتیہ کلاموں میں رحمۃ للعالمین ﷺ کی رحمت کا مظاہرہ کفار سے نرمی اور مداہنت سے قریب رواداری کی صورت میں پیش کیا جاتا ہے۔ جبکہ قدیم نعتوں میں رحمت کا صحیح معنی سطح زمین سے امن دشمن عناصر کا خاتمہ بیان کیا جاتا تھا۔ یہی وجہ ہے کہ ان اشعار میں خاتم النبیین ﷺ کو میدانِ جہاد میں مصروفِ قتال بھی دکھایا جاتا تھا۔

د: قاری حیران ہو جاتا ہے کہ ایک طرف تو صحابہ کرام نعتوں کے ذریعے توحید کا درس دیتے تھے، رب العزت کی ذات وصفات میں یکتائی اور وحدانیت کے اظہار کو نبی کریم ﷺ کی بعثت کا مقصد اصلی قرار دیا کرتے تھے۔ دوسری طرف بعض اردو نعت گوشعراء نبی کریم ﷺ کو غائبانہ پکارنے، ہر طرح کی حاجات میں ان سے مدد طلب کرنے کی دعوت دیتے نظر آتے ہیں۔

ر: ادب کا طالب علم قدیم نعتوں میں گناہوں کے دنیوی نقصانات اور اخروی عذابات کے تذکرے سے اپنے اندر توبہ کی پکار سنتا ہے، جبکہ جدید نعتوں میں شفاعتِ رسول کا اسلامی عقیدہ اس مبالغہ آمیز طرز میں پیش ہوتا ہے کہ عوام عشق رسول کے چند نعرے لگا کر کامل نجات کا یقین کر لیتے ہیں۔

حضرت حسانؓ کے خصوصی اعزازات:

مدحت رسول کے حقیقی اسلامی مزاج کو سمجھنے کے لئے شاعر رسول حضرت حسان بن ثابتؓ کے نعتیہ کلام کا گہرا مطالعہ انتہائی ناگزیر ہے۔ یہ وہ صحابیؓ ہیں جنہیں حضور پرنور ﷺ نے خود مسجد نبوی کے منبر پر بٹھا کر یہ دعا دی۔

"اللهم ایده بروح القدس"۔ (المعجم الکبیر، باب الحا، الرقم: ۳۵۸۰)

ترجمہ:...... "اے اللہ! جبرئیل علیہ السلام کے ذریعے اس کی مدد فرما"۔

صرف یہی نہیں بلکہ نبی پاک ﷺ آپ کے اشعار سننے کے بعد تعریفی و دعائیہ کلمات کے ذریعے سند قبولیت بھی عطا فرماتے۔ مثلاً: جب حضرت حسانؓ نے یہ مشہور شعر کہا:

فان أبي ووالده وعرضي
لعرض محمد منکم وقاء

ترجمہ:...... "میرے باپ، دادا اور میری عزت و ناموس، ناموسِ رسالت مآب کی حفاظت پر قربان ہے"۔

تو آپ ﷺ نے ان الفاظ میں دعا دی:

"وقاک الله یا حسان حر النار"

ترجمہ:...... "اے حسان! اللہ تعالیٰ تمہیں جہنم کی گرمی سے محفوظ رکھے"۔

نبی کریم ﷺ کی ان موقع بموقع تائیدات نے حضرت حسانؓ کے ان نعتیہ اشعار کو مزاج شریعت سے موافقت کی سند عطا فرمائی، اسی وجہ سے ہر عہد کے ثناخوان رسول کے لئے ضروری ہے کہ وہ آپ کے دیوان کا گہری نظر سے مطالعہ بھی کریں اور آپ کی فکر کو اپنے اندر جذب کرنے کی کوشش بھی کریں۔

حضرت حسانؓ کی شاعری کے اجزاء:

آپ کے مدحتی اشعار توصیفِ رسول کے ساتھ ساتھ درج ذیل خصوصیات سے بھی مزین ہوتے تھے۔

ا...... درسِ توحید:

آقا صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں کہے گئے حضرت حسانؓ کے درج ذیل اشعار کس خوبصورتی سے پڑھنے والے کی توجہ توحید کی اہمیت اور شرک کی مذمت کی جانب مبذول کراتے ہیں، اندازہ لگایئے کہ جلسہ سیرت کا ایک شاعر شرک کے جالے چند اشعار کے ذریعے کیسے صاف کر سکتا ہے؟!۔

نبی أتانا بعد یأس وفترة
من الرسل والأوثان في الأرض تعبد
وأنذرنا نارا وبشر جنة
وعلمنا الاسلام فالله نحمد

ترجمہ:…… ''جب انسانیت ہدایت سے ناامید ہوچکی تھی، رسولوں کی آمد کا وقفہ طویل ہوگیا تھا، روئے زمین پر بتوں کی پوجا پھیل چکی تھی، اللہ نے آپ ﷺ کو نبی بنا کر بھیجا آپ ﷺ نے ہمیں جہنم سے ڈرایا اور جنت کی خوش خبری سنائی، اور ہمیں اسلام سکھایا، پس ہم اللہ تعالیٰ ہی کا شکر ادا کرتے ہیں۔

وانت الٰہ الخلق ربی وخالقی
بذلک ما عمرت فی الناس اشھد
تعالیت رب الناس عن قول من دعا
سواک الھا انت اعلی وامجد

(دیوان حضرت حسان بن ثابت ص:۸۵)

ترجمہ:…… ''اے ساری مخلوق کے الٰہ! تو ہی میرا رب اور میرا خالق ہے، جب تک میں زندہ ہوں لوگوں میں اسی بات کا اعلان کرتا رہوں گا۔ اے تمام لوگوں کے پروردگار! تو ان تمام مشرکوں کی باتوں سے پاک ہے جو تیرے علاوہ کسی اور کو اپنا معبود بناتے ہیں، تیری شان اس سے بہت بلند ہے''۔

غزوۂ خندق کے واقعہ سے توحید کا درس دیتے ہیں اور خوب دیتے ہیں:

واشکو الھموم الی الالٰہ وما تری
من معشر متألبین غضاب
امّوا بغزوھم الرسول وألبسوا
اھل القری وبوادی الأعراب

ترجمہ:…… ''اے مخاطب! تم تمام غموں اور اس لشکر کی شکایت صرف اور صرف اللہ تعالیٰ ہی سے کرو جو مختلف علاقوں سے آکر ایک جگہ جمع ہوگیا ہے اور غصہ میں بے تاب ہوا جاتا تھا۔ انہوں نے اردگرد کی تمام بستیوں کو رسول کریم ﷺ سے جنگ کرنے کو بھی جمع کرلیا تھا''۔

وغدوا علینا قادرین بایدیھم
ردوا بغیظھم علی الاعقاب
بھبوب معصفة تفرق جمعھم
وجنود ربک سید الارباب
وکفی الالٰہ المؤمنین قتالھم
واثابھم فی الاجر خیر ثواب

(دیوان حضرت حسان بن ثابت ص:۲۶)

ترجمہ:…… ''یہ لشکر پوری قوت کے ساتھ ہم پر چڑھ دوڑا تھا، مگر اللہ تعالیٰ نے تیز آندھیوں اور فرشتوں کے ذریعے ان کو الٹے پاؤں بھاگنے پر مجبور کردیا، اللہ تعالیٰ نے مؤمنین کو لڑے بغیر کامیابی دی اور بہترین ثواب بھی عطا فرمایا''۔

۲…… داعیانہ مزاج کی آبیاری:

سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کی مبارک زندگی کے اکثر اوقات انسانوں کو ان کے خالق سے جوڑنے میں صرف ہوتے تھے۔ دن ہو یا رات، سفر و حضر، مکہ مکرمہ ہو یا مدینہ منورہ، یہ مبارک محنت ہر طرح سے جاری رہتی۔ یہی وجہ ہے کہ دعوت الی اللہ کو قرآن کریم سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کی اتباع کرنے والوں کا راہ سفر قرار دیتا ہے:

''قل ھذہ سبیلی ادعوا الی اللہ علی بصیرة انا ومن اتبعنی''۔ (یوسف:۱۰۸)

ترجمہ:…… ''اے پیغمبر! کہہ دو کہ یہ میرا راستہ ہے، میں بھی پوری بصیرت کے ساتھ اللہ کی طرف بلاتا ہوں اور جنہوں نے میری پیروی کی ہے وہ بھی''۔

اسی محنت کو جاری رکھنے کے لئے حضرت حسانؓ اپنے نعتیہ اشعار میں حضور ﷺ کی دعوتی زندگی کو نمایاں کرتے تھے، آج کے قصیدہ خواں اگر جلوسوں، محفلوں اور مشاعروں میں فریضۂ تبلیغ کی اہمیت اجاگر کریں تو گناہوں کے سیلاب کو روکنے میں اہم کردار ادا کرسکتے ہیں۔

ذکرِ رسول میں حضور ﷺ کی اس صفت کو حضرت حسانؓ تفصیل سے بیان کرتے ہیں، چند اشعار ملاحظہ فرمائیے:

یدل علی الرحمن من یقتدی بہ
وینقذ من ھول الخزایا ویرشد

ترجمہ:…… ''جو شخص بھی آپ کی اقتداء کرتا ہے، آپ اسے اللہ تعالیٰ کا راستہ دکھاتے ہیں، اسے رسوائی کی مصیبت سے نجات دلواتے اور صحیح راہ نمائی فرماتے ہیں''۔

امام لھم یھدیھم الحق جاھدا
معلم صدق ان یطیعوہ یسعدوا

ترجمہ:…… ''آپ لوگوں کے امام ہیں، پوری کوشش کرکے انہیں حق کا راستہ دکھاتے اور سچی بات کی تلقین کرتے ہیں اگر لوگ آپ کی بات مانتے تو کامیاب ہوجاتے''۔

عزیز علیہ ان یحیدوا عن الھدی
حریص علی ان یستقیموا ویھتدوا

(دیوان حضرت حسان بن ثابت ص:۹)

ترجمہ:…… ''آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر نہایت گراں ہوتا تھا کہ لوگ ہدایت کے راستے سے ہٹ جائیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم حریص تھے کہ لوگ سیدھے راستے پر جمے رہیں''۔

(جاری ہے)

مولانا محمد عرفان لدھیانوی

لاہور میں علم وعرفان کی بارش

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام لاہور شہر کی مختلف مساجد میں ناموس رسالت کانفرنسیں، سیمینار اور ردِ قادیانیت کورس رکھے گئے، چنانچہ کورسز کی رپورٹ پیش خدمت ہے:

ردِ قادیانیت کورس آسٹریلیا مسجد

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت لاہور کے زیر اہتمام ریلوے اسٹیشن لاہور کی قدیمی مسجد جامع مسجد آسٹریلیا میں ۱۴ تا ۱۶ رجنوری ۲۰۱۱ء کو تین روزہ ردِ قادیانیت کورس منعقد ہوا، جس کا انتظام جامعہ عثمانیہ آسٹریلیا مسجد کے مہتمم مولانا محمد سلیم اور مولانا محمد شفیق نے کیا، جبکہ کورس کی نگرانی مولانا عبدالرؤف ملک نے کی۔ کورس سے مولانا اللہ وسایا، مولانا مفتی محمد حسن، مولانا نعیم الدین، مولانا میاں عبدالرحمٰن، مولانا عزیز الرحمٰن ثانی، مولانا سید ضیاء الحسن شاہ، قاری جمیل الرحمٰن اختر اور مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی نے خطاب کیا۔ کورس کی آخری نشست سے جمعیت علماء اسلام کے مرکزی ناظم اعلیٰ سینیٹر مولانا عبدالغفور حیدری نے خصوصی طور پر شرکت کی اور خطاب کیا۔ کورس کے شرکاء سے ''عقیدۂ ختم نبوت کی دین اسلام میں اہمیت' حیات اور رفع ونزول مسیح علیہ السلام، کذبات مرزا، مرزا قادیانی کا دجل وفریب کے عنوان پر اساتذہ کرام نے لیکچر دیئے۔ نیز سامعین کے سوالات کے جوابات دیئے۔ کورس میں چارسو کے قریب علماء کرام، عزیز طلبا اور مختلف طبقات زندگی سے متعلق رکھنے والے حضرات نے شرکت کی۔ کورس میں شریک ہونے والے حضرات نے تاثرات بیان کرتے ہوئے کہا کہ قادیانیوں کے پاس سوائے دجل وفریب کے کچھ نہیں۔ چند ایک شکوک وشبہات سے قادیانی امت مسلمہ کو دھوکا دینے کی کوشش کرتے ہیں، جس کا احساس کرتے ہوئے کورس کے شرکاء کو ناصر باغ سے اسمبلی ہال تک منعقد ہونے والی ریلی اور احتجاجی جلسہ میں شرکت کی دعوت دی گئی۔ شرکاء نے ہاتھ اٹھا کر شرکت کا وعدہ کیا۔ کورس کے اختتام پر جامعہ کے مہتمم مولانا محمد سلیم نے اپنی اور اپنے رفقاء کی طرف سے شرکاء کا شکریہ ادا کیا۔

ردِ قادیانیت کورس شادی پورہ

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی دارالمبلغین کی طرف سے ادارۃ القرآن بند روڈ شادی پورہ لاہور میں ۱۷ تا ۱۹ رجنوری ۲۰۱۱ء کو تین روزہ ردِ قادیانیت کورس منعقد ہوا، جس کا انتظام ادارہ الفرقان اور عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے کارکنوں نے کیا۔ ۱۷ر جنوری مغرب سے عشاء تک مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی نے کذبات اور دعاوی مرزا قادیانی پر لیکچر دیا۔ ۱۸ر جنوری مغرب سے عشاء تک حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے رفع ونزول پر لیکچر دیا اور قرآن وحدیث سے حضرت مسیح علیہ السلام کے رفع ونزول پر سیر حاصل بحث کی۔ ۱۹ر جنوری کو مولانا اللہ وسایا مدظلہ نے ''عقیدۂ ختم نبوت اساس دین'' کے عنوان پر خطاب فرمایا اور سوالات کے جوابات دیئے اور مولانا محمد قاسم گجر نے نعتیہ کلام پیش کیا۔ مقامی علماء کرام میں مولانا عبدالخالق، مولانا عبدالستار توحیدی، مولانا عبدالمتین حقانی، قاری محمد امان اللہ، مولانا غلام اللہ خان، مولانا زبیر احمد، مولانا محمد اسلم، مولانا علی شاہ، مولانا فضل الرحمٰن، مولانا عبدالعلیم، قاری محمد شعبان، مولانا رئیس الرحمٰن نے خصوصی شرکت کی، جبکہ علی محمد ٹھیکیدار، رانا محمد نواز، مولانا غلام مصطفیٰ، منیر احمد، مولانا خالد محمود، رانا زاہد صفدر، مولانا سعید وقار، بھائی محمد عظیم، ماسٹر منیر احمد، محمد فیاض، رانا محمد عثمان، صلاح الدین اور عبدالرحمٰن انتظامات اور استقبال کے لئے ہمہ وقت مصروف رہے۔ کورس میں ۲۰۰ کے قریب افراد نے شرکت کی اور انہیں سندات اور مجلس کا لٹریچر دیا گیا۔

ردِ قادیانیت کورس ٹاؤن شپ

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ٹاؤن شپ لاہور کے زیر اہتمام جامعہ مسجد صدیقیہ فاروقیہ میں سہ روزہ ردِ قادیانیت کورس ۲۱ تا ۲۳ رجنوری ۲۰۱۱ء بروز جمعہ تا اتوار منعقد ہوا۔ ۲۱ر جنوری نماز عصر کے بعد سے نماز مغرب تک مولانا محبوب الرحمٰن طاہر نے عقیدۂ ختم نبوت کی اہمیت وفضیلت کے عنوان پر خطاب کیا۔ نماز مغرب اور عشاء کے بعد مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی نے ''اوصاف نبوت'' اور ''مرزا قادیانی'' کے عنوان پر لیکچر دیا۔ ۲۲ر جنوری بعد نماز عصر شاہین ختم نبوت مولانا اللہ وسایا نے ''عقیدۂ ختم نبوت قرآن وسنت کی روشنی میں'' کے عنوان پر خطاب فرمایا۔ بعد نماز مغرب وعشاء مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی نے ''حیات مسیح علیہ السلام از قرآن وحدیث'' کے عنوان پر خطاب کیا اور سوالات کے جوابات دیئے۔ ۲۳ر جنوری نماز عصر اور مغرب کے بعد مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی نے ''دعاوی مرزا'' کے عنوان پر لیکچر دیا۔

ختم نبوت کانفرنس

بعد نماز عشاء مذکورہ بالا مسجد میں ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی، جس کی صدارت صاحبزادہ مولانا رشید احمد مرکز سراجیہ نے کی۔ کانفرنس سے قاری عمر حیات، مولانا عزیز الرحمٰن ثانی، ادارہ منہاج القرآن کے مولانا محمد حسین آزاد، جمعیت اہلحدیث کے مولانا محمد عاطف، عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت لاہور کے امیر مولانا مفتی محمد حسن، مرکزی ناظم تبلیغ مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی، جماعت اسلامی کے سید احسان اللہ وقاص نے خطاب کیا۔ کانفرنس میں ناموس رسالت کے قانون کے حوالہ سے تقاریر ہوئیں، کورس اور کانفرنس کا انتظام قاری عبدالستار ابراہیمی، جناب محمد آصف، جناب محمد عتیق الرحمٰن، قاری یاسین احمد عثمانی نے کیا۔

انبیا ورسل علیہم السلام کے چند اوصافِ عالیہ

دوسری قسط

مولانا عبدالقیوم غلام فرید

امام الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کی حفاظت نبوت سے پہلے بھی جس طرح فرمائی گئی یہ آپؐ کے کمال کی نشانی ہے کہ بچپن میں بشری تقاضا کے مطابق اگر خلاف شرع کام کا خیال بھی گزرا تو قدرت خداوندی نے خود ہاتھ تھام کر غلط راہ پر چلنے سے روک دیا۔ اسی سلسلے کا ایک اور واقعہ ملاحظہ فرمائیں:

زید بن عمرو بن نفیل نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی دعوت کی اور دستر خوان پر گوشت بھی آیا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''میں وہ گوشت نہیں کھاتا جو بتوں یا استھانوں کی قربانی کا ہو، میں تو صرف وہی گوشت کھاتا ہوں جس پر ذبح کے وقت اللہ کا نام لیا گیا ہو۔''

(الشفا، ص:۹۰، رحمۃ للعالمین، ۱/۳۹۱)

نبوت کی اس نشانی اور خصوصیت اور خود نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاکیزہ کردار کو سامنے رکھ کر اب ذرا مرزا قادیانی کی زندگی پر نگاہ ڈالئے۔

موصوف کے مریدوں کا اقرار ہے:

''مرزا صاحب کبھی کبھی زنا کرلیا کرتے تھے۔''

(خطبہ مرزا محمود از ''الفضل'' ۳۱/اگست ۱۹۳۸ء)

''مرزا صاحب غیر محرم عورتوں سے پاؤں دبوایا کرتے تھے۔''

(سیرت المہدی ۳/۲۱۰، روایت:۷۸۰)

ان کی ''عفت وعصمت'' پر ان کے ایک اور مرید کی شہادت ملاحظہ فرمائیں:

''حضرت مسیح موعود کے اندرون خانہ ایک نیم دیوانی سی عورت بطور خادمہ کے رہا کرتی تھی، ایک دفعہ اس نے کیا حرکت کی کہ جس کمرے میں حضرت مرزا صاحب بیٹھ کر لکھنے پڑھنے کا کام کرتے تھے، وہاں ایک کونہ میں گھڑا تھا، جس کے پاس پانی کے گھڑے رکھے تھے، وہاں اپنے کپڑے اتار کر ننگی بیٹھ کر نہانے لگ گئی، حضرت اپنے کام تحریر میں مصروف رہے اور کچھ خیال نہ کیا، جب وہ نہا چکی تو ایک اور خادمہ اتفاقاً آنکلی اس نے اس نیم دیوانی کو ملامت کی کہ حضرت صاحب کے کمرے میں اور ان کی موجودگی کے وقت تو نے یہ کیا حرکت کی؟ تو اس نے ہنس کر جواب دیا: انہوں کچھ دیدا ہے؟ یعنی اسے کیا دکھائی دیتا ہے۔''

(ذکر حبیب، ص:۳۸)

مذکورہ حکایت سے قارئین پر ''نبی موعود'' کی ''پاکدامنی'' واضح ہوچکی ہوگی کہ ان کے سامنے فحشا اور منکر (غیر محرم عورت کپڑے اتار کر ننگی نہانے لگی) کا وقوع ہوا، لیکن مرزا صاحب نے باوجود قدرت واستطاعت کے اس عورت کو اس فعل سے منع نہیں کیا۔

صداقت وامانت:

نبی کے لئے یہ بھی ضروری ہے کہ وہ صادق اور امین ہو، اس نے پوری زندگی جھوٹ بولا ہو، نہ خیانت کی ہو۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے جانی دشمن بھی آپؐ کے اوصاف حمیدہ کے معترف تھے، بچپن ہی سے آپ کا لقب ''صادق وامین'' پڑ گیا تھا۔

شب ہجرت کو کفار نے آپ علیہ السلام کے قتل کا مشورہ اور اس پر اتفاق کرلیا تھا، آپ مدینہ طیبہ ہجرت کر کے گئے لیکن امانت ودیانت کا مقام دیکھئے کہ انہی دشمنوں نے جو امانتیں آپ کے پاس رکھوائی تھیں، ان کی سپردگی کے لئے اپنے چچازاد بھائی حضرت علی رضی اللہ عنہ کو مکہ چھوڑ کر گئے تاکہ وہ امانتوں کو ان کے حق داروں تک پہنچا کر آئیں۔ (سیرت ابن ہشام ۲/۱۲۳)

''ایک روز ابوجہل نے جو آپ کا جانی دشمن تھا، خود کہا: محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) میں تجھے جھوٹا نہیں سمجھتا، لیکن تیری تعلیم پر میرا دل نہیں ٹھہرتا۔'' (الشفاء:۱/۱۰۸)

یاد رہے کہ ''صادق'' اسے کہا جاتا ہے کہ جس نے زندگی بھر کوئی جھوٹ نہ بولا ہو، اور ''کاذب'' اسے کہا جاتا ہے کہ جس کی سب باتیں سچی نہ ہوں، اگرچہ کچھ سچی بھی ہوں، کاذب ہونے کے لئے تمام باتوں کا جھوٹا ہونا ضروری نہیں، بلکہ جس کی زبان پر ایک بار بھی جھوٹ آجائے اس کی صداقت کا اعتبار ختم ہوجاتا ہے۔

اب ذرا مرزا صاحب کی صداقت وامانت کا جائزہ لیجئے، مرزا نے ابتداً ایک عالم کا روپ دھارا

اور اعلان کیا کہ:

عیسائیت، ہندومت اور آریہ سماج کے خلاف کتاب لکھے گا، جس میں اسلام کی حقانیت اور ان مذکورہ مذہب کا ابطال ہوگا اور یہ کتاب پچاس (۵۰) جلدوں پر مشتمل ہوگی۔ مرزا قادیانی نے اعلان کیا کہ تمام مسلمان مخیر حضرات اس کی طباعت وغیرہ کے لئے پیشگی رقوم ارسال کریں، مرزا قادیانی کے بیان کے مطابق لوگوں نے پچاس جلدوں کی رقم پیشگی بھجوادی، مرزا قادیانی نے ''براہین احمدیہ'' کے نام سے کتاب لکھی، پانچ جلدیں مکمل ہونے پر اعلان کردیا کہ چونکہ ۵ اور ۵۰ میں صرف صفر کا فرق ہے، اس لئے پانچویں جلد کے ساتھ ہی ان کا پچاس (۵۰) جلدیں لکھنے کا وعدہ پورا ہوگیا ہے۔ (براہین احمدیہ حصہ پنجم)

مرزا صاحب پر کس طرح اعتبار کیا جائے اور ان کی اتباع کیوں کی جائے، جبکہ وہ خود اپنی ہی تحریر کی روشنی میں قابل اعتبار نہیں ٹھہرتے، چنانچہ مرزا قادیانی ایک جگہ لکھتا ہے:

''جب ایک بات میں کوئی جھوٹا ثابت ہوجائے تو پھر دوسری باتوں میں بھی اس پر اعتبار نہیں رہتا۔'' (چشمہ معرفت:۲۲۲)

اور مرزا قادیانی اپنے تمام دعاوی اور پیشگوئیوں میں جھوٹے ثابت ہوچکے ہیں، لہٰذا وہ خود اپنی زبان سے بھی ناقابل اعتبار ٹھہرے۔

عدم توریث:

نبی کی ایک خصوصیت یہ ہوتی ہے کہ وہ کسی زمین، مال وجائیداد کا وارث نہ ہو اور نہ ہی کوئی اس کے بعد ترکہ کا وارث ہو۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے:

''لا نورث ما ترکناہ صدقۃ۔'' (مسلم)

ترجمہ: ''ہمارے مال ترکہ میں وراثت جاری نہیں ہوتی، بلکہ وہ صدقہ ہوتا ہے۔''

اور بعض روایات میں ہے کہ:

''نحن معاشر الانبیاء لانرث ولا نورث، ما ترکناہ صدقۃ۔'' (احتساب قادیانیت:۳/۱۰۸)

ترجمہ: ''ہم گروہ انبیاء نہ تو کسی کے وارث بنتے ہیں اور نہ ہی ہمارا کوئی وارث ہوتا ہے، اور ہم جو کچھ چھوڑ کر جاتے ہیں وہ صدقہ ہوتا ہے۔''

جبکہ مرزا قادیانی کا معاملہ برعکس ہے، وہ خود بھی اپنے باپ کی جائیداد کا وارث ہوا اور اس کے بعد اس کی اولاد بھی اس کی جائیداد کی وارث ہوئی، بلکہ وہ اپنی جائیداد کے مقدموں میں انگریزی عدالتوں کے چکر لگاتے ہیں۔

(کتاب البریہ ص:۱۹۴، روحانی خزائن:۱۳/۱۸۲)

''ببیں تفاوت رہ از کجاست تا بکجا''

زہد:

نبوت کا ایک خاص وصف یہ بھی ہے کہ نبی دنیا کی خواہشات ولذات سے کنارہ کش ہوتا ہے، کیونکہ اس کا منصب خلق خدا کو خدا سے ملانا ہے، اور جو شخص خود فانی دنیا کی لذتوں میں منہمک ہو وہ مخلوق کی کیا اصلاح کرے گا؟ وہ تو خود قابل اصلاح ہوگا۔

''حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ دو دو ماہ گزر جاتے اور ہمارے گھر (کے چولہے) میں آگ روشن نہ ہوتی تھی، صرف کھجور اور پانی پر گزارا ہوتا۔'' (حیاۃ الصحابہ کاندھلوی)

ایک اور روایت میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا فرمان ہے کہ:

''نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ آکر تین دن تک برابر گیہوں کی روٹی کبھی نہیں کھائی۔'' (ترمذی ابواب الزہد:۲/۶۱)

آپ دعا فرمایا کرتے تھے کہ:

''الٰہی! آل محمد کو صرف بقدر کفایت روزی دے۔'' (ایضاً)

یہ تو خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کا زہد وقناعت پر مبنی طرز زندگی تھا، دوسری جانب مرزا قادیانی کے متعلق ان کے صاحبزادے لکھتے ہیں:

''مرزا صاحب کی خوراک میں سالم مرغ کا کباب، گوشت موگرے، گوشت کی بھنی ہوئی بوٹیاں، سوپ، میٹھے چاول شامل تھے۔'' (سیرت المہدی:۱/۲۶۱)

''مرزا صاحب اپنے مریدوں سے شراب بھی منگوایا کرتا تھا'' (ایضاً:۱/۱۸۱)

(جاری ہے)

خصوصی رعایتی پیکج

جناب محمد اقبال قریشی صاحب کی کتابوں کا سیٹ

تہذیب الاخلاق کامل 150 روپے — معارف اشرفیہ، علوم الہامی 165 روپے

قمری مہینوں کے فضائل واحکام 135 روپے — سبق آموز، مزاحیہ حکایات 60 روپے

محبت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم 60 روپے

صرف 400 روپے پیشگی منی آرڈر کرنے کی صورت میں بذریعہ رجسٹرڈ پارسل کتب ارسال کردی جائیں گی

ادارہ تالیفات اشرفیہ جامع مسجد تھانے والی ہارون آباد، ضلع بہاولنگر

مفتی حفیظ الرحمٰن اور مولانا محمد نذر عثمانی کا دورہ ضلع بدین

قادیانی کا مناظرہ سے فرار

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت حیدر آباد کے مبلغ مولانا محمد نذر عثمانی اور مولانا مفتی حفیظ الرحمٰن الرحمانی ٹنڈو آدم نے ضلع بدین کا تبلیغی دورہ کیا۔ پہلا پروگرام ضلع ٹنڈو محمد خان جامع مسجد فاروق اعظم میں تھا، مولانا عبدالمجید معاویہ، قاری محمد ارشد، پیر منصور جان سرہندی کے علاوہ کثیر تعداد میں کارکنان موجود تھے۔ ناموس رسالت صلی اللہ علیہ وسلم کی گستاخی کے سلسلے میں ٹنڈو محمد خان کے ڈاکٹر انور عالمانی کی تحریر کردہ کتب پر تبادلۂ خیال کیا گیا، علاقہ بھر کے مفتی حضرات نے ڈاکٹر انور عالمانی کو توہین رسالت اور شعائر اسلام کی توہین کا مرتکب قرار دیا۔ یاد رہے کہ ڈاکٹر انور عالمانی کے خلاف مقدمہ درج ہوچکا ہے اور مقامی انتظامیہ نے ڈاکٹر کی سرپرستی کرتے ہوئے اسے گرفتار نہیں کیا اور اس نے ضمانت کرالی۔

دوسرا پروگرام گولارچی ضلع بدین کی جامع مسجد مدینہ اور جامع مسجد اقصیٰ میں مولانا محمد نذر عثمانی و مفتی حفیظ الرحمٰن رحمانی نے خطاب کیا۔ خطبہ جمعہ کے اجتماعات کھڈارو کی جامع مسجد اور گوٹھ سوٹو خان جمالی کی جامع مسجد میں ہوئے۔ انہوں نے اپنے بیانات میں کہا کہ ناموس رسالت پر مسلمان اپنی جان و مال اولاد سب کچھ قربان کرنے کے لئے تیار ہے اور انشاء اللہ امریکی اور یورپی ممالک کے تمام ہتھکنڈے ناکام ہوں گے اور ناموس رسالت ایکٹ بحال رہے گا۔ انہوں نے کہا کہ قادیانی اپنے مکروہ عقائد کو مختلف حیلوں بہانوں سے مسلمانوں پر مسلط کرنا چاہتے ہیں، لیکن الحمدللہ! مسلمان عوام چاہے شہر کے ہوں یا گاؤں، گوٹھوں کے، قادیانی فتنے کو سمجھ چکے ہیں۔ بعد نماز عصر گوٹھ سوٹو خان گرگیز کے قادیانی زدہ علاقہ کا دورہ کیا، جہاں گزشتہ رمضان میں ۴۰ قادیانیوں نے قادیانیت سے تائب ہوکر اسلام قبول کیا تھا۔ ایک ایسا خاندان جس کی اولاد مسلمان ہوچکی تھی، باپ ابھی تک قادیانیت پر تھا اور مختلف سوالات تحریر کرکے مولانا حبیب الرحمٰن مہتمم جامعہ عبداللہ بن مسعود کھڈارو کے توسط سے مولانا محمد نذر عثمانی کے پاس بھجوائے تھے جو کہ سندھی زبان میں تحریر تھے، مولانا محمد نذر عثمانی اور مولانا مفتی حفیظ الرحمٰن نے اس قادیانی کے سوالوں کے جواب اور تشفی کے لئے بدین کا دورہ کیا۔ گوٹھ سوٹو خان گرگیز کے رہائشی خوشحال خان گرگیز قربانی علی بھٹو، محمد رمضان رحمانی اور دیگر دوستوں نے بچل گرگیز قادیانی کو مجلس تک لانے میں اہم کردار ادا کیا۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی مبلغین نے بچل قادیانی پر واضح کیا کہ آپ کے تحریر کردہ سوال اور اس کے علاوہ اگر کوئی اور بھی ہوں تو اس کے جواب دینے کے لئے ہم ہر وقت ہر جگہ تیار ہیں اور مرزا غلام احمد قادیانی کی کتب میں سے وہ تمام حوالہ جات گوٹھ کے تمام لوگوں کے سامنے پیش کئے جائیں گے، ہمیں وہ تحریر لکھ دیں کہ مرزا قادیانی کی عبارات کتابوں سے ثابت ہوجانے پر تم قادیانیت پر لعنت بھیج کر مسلمان ہوجاؤ گے اور اگر ہم ثابت نہ کرسکیں تو تم پوری پنچائت کے سامنے جو فیصلہ کرو ہمیں قبول ہوگا، علاقہ کے مسلمانوں نے اس موقع پر نعرۂ تکبیر بلند کیا اور بچل قادیانی سے مطالبہ کیا کہ تم اپنی کتب لے کر آؤ اور ہر تحریر کا ثبوت علماء کرام سے لو، بچل قادیانی مبلغین کی مدلل گفتگو اور عوام الناس کے جذبات کو دیکھتے ہوئے موقع سے فرار ہوگیا۔ گوٹھ کے معززین نے اسے دوبارہ واپس لانے کی کوشش کی، لیکن مرزا غلام احمد قادیانی کے طریقہ کے مطابق بچل قادیانی بھی میدان مناظرہ سے بھاگ گیا۔ بعد نماز عصر گوٹھ کی مسجد میں مولانا مفتی حفیظ الرحمٰن کا سندھی میں بیان ہوا اور علاقے کے پڑھے لکھے احباب میں جماعتی لٹریچر تقسیم کیا گیا۔ مقامی احباب نے سندھی لٹریچر کا بھی مطالبہ کیا، جسے جماعتی مبلغین نے عنقریب پورا کرنے کا وعدہ کیا۔ بعدازاں تلہار کے گوٹھ جمالی اور گوٹھ حاجی محمد رحیم نظامانی میں بھی بھرپور اجتماعات سے خطابات ہوئے۔

محبت رسول کا تقاضا ہے کہ منکرین ختم نبوت کا ہر محاذ پر تعاقب کیا جائے

کراچی.... جامع مسجد بلال اسکاؤٹ کالونی کراچی میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مبلغ مولانا مجاہد مختار نے بیان کرتے ہوئے کہا کہ انسان کو جس سے محبت ہوتی ہے، اس کی بات دھیان سے سنتا ہے، محبوب کبریا حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے مسلمانوں کی محبت وعقیدت پر تو زمانہ شاہد ہے، یہ محبت ہی تو تھی جس نے تیرہ ہزار صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو جھوٹے مدعی نبوت مسیلمہ کذاب کے چالیس ہزار لشکر کے سامنے لا کھڑا کیا اور وہ قوت ایمانی اور محبت رسول سے سرشار ہوکر اس چالیس ہزار کے کوہ گراں سے ایسے ٹکرائے کہ اسے پاش پاش کردیا۔ یہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا معجزہ ہے کہ جتنی محبت تمام مخلوقات کے دلوں سے نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے حاصل کی اتنی محبت نہ آج تک کسی نے حاصل کی، نہ کرسکتا ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت کا تقاضا ہے کہ ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات اقدس اور ان کے تاج ختم نبوت کی حفاظت کریں اور منکرین ختم نبوت کا ہر محاذ پر تعاقب کریں۔

کیا ننگے سر رہنا سنت ہے؟

ننگے سر رہنے کی شرعی حیثیت قرآن و حدیث کی روشنی میں

ڈاکٹر ابو جابر عبداللہ دامانوی

دوسری قسط

مرسلہ: مولانا محمد نذر عثمانی

اس حدیث کو امام بخاری رحمہ اللہ نے کتاب الحج کے علاوہ کتاب اللباس باب العمائم میں بھی وارد کیا ہے اور لباس اور عمامہ کے لئے اس حدیث کو دلیل بنایا ہے۔ نیز امام بخاری نے اس حدیث کو گیارہ مقامات پر ذکر کیا ہے اور ہر جگہ کسی نہ کسی مسئلہ کا اخراج فرمایا ہے اور اس حدیث کو ہر جگہ اپنے مختلف اساتذہ سے ذکر فرما کر اس حدیث کی مختلف سندیں بھی ذکر فرمائی ہیں۔

اس حدیث میں مُحرم کے لباس کا ذکر کیا گیا ہے۔ حاجی کے لئے احرام کی حالت میں جو کپڑے ممنوع ہیں، جیسے قمیص، عمامے، ٹوپی وغیرہ لیکن عام حالت میں یہی ایک مسلم کا لباس ہے گویا اس حدیث میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مسلم کی لباس کی تفصیل بیان کردی ہے۔ اس حدیث میں قمیص کے فوراً بعد عمامہ اور پھر ٹوپی کا ذکر کیا گیا ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ اسلام میں عمامہ، ٹوپی اور قمیص کا ایک خاص مقام ہے۔

(۱۱) سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے کفن کا ذکر کرتے ہوئے فرماتی ہیں:

''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو مقام سحول کے تین ڈھلے ہوئے کپڑوں میں کفن دیا گیا، ان کپڑوں میں قمیص اور عمامہ شامل نہیں تھا۔'' (بخاری کتاب الجنائز، باب الکفن بلا عمامۃ: ۱۲۷۳، مسلم: ۲۱۸۰)

اس حدیث کو امام بخاری رحمہ اللہ نے پانچ مقامات پر ذکر فرمایا ہے۔ صحیح مسلم کی حدیث میں یہ اضافہ ہے کہ کفن کا رنگ سفید تھا۔ (۲۱۷۹)

اس حدیث میں سیدہ عائشہ صدیقہؓ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے کفن میں قمیص اور عمامہ کے نہ ہونے کا خصوصیت سے ذکر فرمایا ہے، جس سے ثابت ہوتا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب تک زندہ رہے تو قمیص اور عمامہ آپ کا خاص لباس تھا۔ البتہ محرم کی طرح میت کے لئے قمیص اور عمامہ کا استعمال درست نہیں ہے۔ جو لوگ عمامہ نہیں باندھتے ان سے میرا یہ سوال ہے کہ وہ محرم یا میت کس میں شامل ہیں؟ کیونکہ دونوں کے لئے قمیص اور عمامہ کا استعمال جائز نہیں ہے۔ آج کل قمیص کا استعمال تو عام ہے، البتہ ضرورت اس بات کی ہے کہ قمیص کے ساتھ ساتھ عمامہ کا استعمال بھی عام کیا جائے۔

(۱۲) سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''درازی (زیادہ لمبائی) ازار، قمیص اور عمامہ (سب میں گناہ ہے) جو شخص ان میں سے کسی چیز کو تکبر سے دراز کرے گا (اور ٹخنوں کے نیچے تک انہیں لٹکائے گا) اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کی طرف (نظر رحمت سے) نہیں دیکھے گا۔''

(النسائی: ۵۳۳۴، ابوداؤد: ۴۰۹۴، ابن ماجہ: ۳۵۷۶، مشکوٰۃ المصابیح: ۴۳۳۲) وقال الالبانی صحیح

احادیث میں ازار وغیرہ کو ٹخنوں سے نیچے تک لٹکانے والے کے متعلق سخت وعید ذکر کی گئی ہیں۔

سیدنا ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تین قسم کے لوگ ہیں، جن سے اللہ تعالیٰ قیامت کے دن کلام نہیں کرے گا اور نہ ان کی طرف (نظر رحمت سے) دیکھے گا اور نہ انہیں (گناہوں سے) پاک کرے گا اور ان کے لئے دردناک عذاب ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات کو تین مرتبہ دہرایا۔ سیدنا ابوذر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے عرض کیا: خراب و خاسر ہوگئے یہ لوگ، کون لوگ ہیں، اے اللہ کے رسول؟! آپؐ نے فرمایا: ازار کو لٹکانے والا، احسان جتلانے والا اور سودے کو جھوٹی قسم کھا کر فروخت کرنے والا۔

(صحیح مسلم: ۲۹۳، ابوداؤد: ۴۰۸۷، مشکوٰۃ: ۲۷۹۵)

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: (پہلی امتوں میں سے) ایک شخص اپنی ازار کو تکبر کے سبب گھسیٹتا ہوا چلا جا رہا تھا کہ اس کو زمین میں دھنسا دیا گیا اور وہ قیامت تک زمین میں دھنستا چلا جائے گا۔

(بخاری: ۳۴۸۹، ۵۷۸۹، ۵۷۹۰)

(مشکوٰۃ کتاب اللباس: ۴۳۱۳، صحیح مسلم: ۵۴۶۵) میں بالوں کو سنوارنے کا بھی ذکر آیا ہے اور آج یہ دونوں چیزیں نوجوانوں میں دیوانگی کی حد تک موجود ہیں، بالوں پر ان کی ہر وقت نظر رہتی ہے، جہاں زلف کا کوئی بال پریشان ہوا فوراً ہی کنگھی جیب سے باہر آ گئی اور ازار (پتلون وغیرہ) کو اس قدر لٹکایا جاتا ہے کہ وہ زمین پر گھسٹتی چلی جاتی ہے۔

(۱۳) سیدنا ابو سعید الخدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب کوئی نیا کپڑا پہنتے تو اس کا نام لیتے۔ مثلاً: یہ عمامہ ہے یا قمیص ہے یا چادر ہے اور فرماتے:

ترجمہ: ''اے اللہ! آپ ہی کے لئے تعریف ہے کہ آپ نے مجھے یہ کپڑا پہنایا، میں تجھ سے اس کپڑے کی بھلائی چاہتا ہوں اور اس چیز کی بھلائی کہ جس کے لئے یہ کپڑا بنایا گیا ہے اور اس کے شر سے تیری پناہ چاہتا ہوں اور جس کے لئے یہ بنایا گیا ہے۔'' (ترمذی:۱۷۶۷، ابوداؤد:۴۰۲۰، مشکوٰۃ:۴۳۴۲) وقال الالبانی: اسنادہ صحیح۔

(۱۴) سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا (ہجرت کا واقعہ بیان کرتے ہوئے) فرماتی ہیں کہ دوپہر کی گرمی میں ہم اپنے گھر کے اندر بیٹھے ہوئے تھے، کسی نے میرے والد ابوبکر رضی اللہ عنہ سے کہا: وہ دیکھو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم چادر سے سر کو ڈھکے ہوئے تشریف لا رہے ہیں۔ (صحیح بخاری کتاب اللباس، باب:۱۶، التقنع:۵۸۰۷) التقنع کا مطلب یہ ہے کہ: ''سر پر کپڑا ڈال کر سر چھپانا'' اور اسی سے متقنعاً کا لفظ بنا ہے جس کا مطلب ''سر کو ڈھانپے ہوئے'' بنتا ہے۔

(۱۵) سیدنا براء بن عازب رضی اللہ عنہ نے ایک طویل حدیث میں ابو رافع یہودی کے قتل کا واقعہ بیان کیا ہے، جسے سیدنا عبداللہ بن عتیک انصاری رضی اللہ عنہ نے ایک عجیب حیلے سے آخر کار قتل کر ڈالا اور واپسی میں سیڑھیوں سے اترتے وقت گر پڑے، جس سے ان کی پنڈلی کی ہڈی ٹوٹ گئی، پس انہوں نے اپنے عمامے سے پنڈلی کو باندھ لیا: ''فعصبتها بعمامة'' (صحیح بخاری کتاب المغازی باب:۱۵، ۴۰۳۹) ابو رافع یہودی، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا شدید دشمن تھا اور وہ آپ کو اذیت پہنچاتا اور آپ کے دشمنوں کی مدد کرتا رہتا تھا۔ لہٰذا اس کا قتل ضروری ہو گیا تھا۔ اس حدیث میں عمامہ کا کہیں بھی ذکر نہیں تھا، لیکن جب عبداللہ بن عتیک رضی اللہ عنہ کی پنڈلی ٹوٹ گئی اور انہیں کپڑے کی ضرورت محسوس ہوئی تو انہوں نے اپنے سر سے عمامہ اتارا۔ اس طرح عمامہ کا ذکر بھی اس حدیث میں آ گیا۔ اس حدیث سے واضح ہوا کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم عموماً اپنے سروں پر عمامہ باندھتے تھے، اور یہ حدیث اس بات کی زبردست شاہد ہے، نیز یہ حدیث مرفوع کے حکم میں ہے کیونکہ یہ واقعہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے دور کا ہے۔

(۱۶) سیدنا سہل ابن الحنظلہ الانصاریؓ بیان کرتے ہیں کہ عیینہ بن حصنؓ اور اقرع بن حابسؓ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کسی چیز کا سوال کیا۔ آپؐ نے معاویہؓ کو حکم دیا کہ ان کے لئے لکھ دو، چنانچہ انہوں نے لکھ دیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس پر مہر ثبت فرمائی اور اس تحریر کو ان کے حوالے کیا۔ عیینہ رضی اللہ عنہ نے پوچھا کہ: اے اللہ کے رسول! اس تحریر میں کیا ہے؟ آپؐ نے فرمایا کہ جس بات کا تم نے حکم دیا تھا، وہ اس تحریر میں ہے، پس انہوں نے اسے قبول کیا اور اپنے عمامہ میں اسے باندھ لیا۔ (مسند احمد:۱۸۰، ۱۸۱) اس حدیث کی سند صحیح ہے۔

(۱۷) سیدنا محمد بن یحییٰ رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ ابن ابی حدرد الاسلمی رضی اللہ عنہ کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہودی کا قرضہ اتارنے کا حکم دیا تو وہ بازار گئے اور اپنے سر سے عمامہ اتارا اور پھر بُردہ (ایک دھاری دار چادر) اتاری اور اسے بیچ ڈالا۔

(مسند احمد:۳/۴۲۳)

یہ حدیث صحیح ہے اور مرفوع ہے کیونکہ صحابی رسول نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے عمامہ پہن رکھا تھا۔ اس حدیث کے ظاہر سے معلوم ہوتا ہے کہ (عبدالرحمن) ابن ابی حدرد الاسلمی رضی اللہ عنہ صحابی ہیں، جبکہ حافظ ابن حجر عسقلانی رحمۃ اللہ علیہ نے ابو حدرد الاسلمی کو صحابی قرار دیا ہے اور ابن ابی حدرد الاسلمی کو ان سے راوی بتایا ہے۔ واللہ اعلم بالصواب۔

رسول اللہ ﷺ کا آخری عمل:

(۱۸) سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں:

''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک چادر اپنے مونڈھوں سے لپیٹ کر باہر تشریف لائے اور آپؐ اپنے سر پر ایک چکنے کپڑے کی پٹی باندھے ہوئے تھے، یہاں تک کہ آپ منبر پر تشریف فرما ہوئے، پس آپؐ نے اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا بیان کی، پھر فرمایا: اما بعد! لوگو! دوسری قومیں بڑھتی جارہی ہیں اور انصار کم ہو رہے ہیں اور کم ہوتے ہوتے آٹے میں نمک کے برابر رہ جائیں گے پھر تم میں سے جس شخص کو ایسی حکومت ملے جو کسی کو نفع یا نقصان پہنچا سکے تو وہ انصار کے اچھے آدمی کی قدر کرے اور بُرے کے قصور سے درگزر کرے۔''

(صحیح بخاری کتاب مناقب الانصار، باب:۱۱، ۳۸۰۰)

ایک روایت میں یہ الفاظ بھی ہیں: ''وکان اخر مجلس جلسه'' اور یہ آپ کی آخری مجلس تھی کہ جس میں آپ تشریف فرما ہوئے۔'' (بخاری کتاب الجمعۃ باب:۲۹، ۹۲۷) ایک اور روایت میں یہ الفاظ بھی ہیں:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی اس بیماری میں کہ جس میں آپؐ نے وفات پائی تھی تشریف لائے، آپؐ نے ایک چادر اوڑھ رکھی تھی اور ایک چکنے کپڑے کو آپ نے اپنے سر پر لپیٹ رکھا تھا...... اس حدیث کے آخر کے الفاظ ہیں: ''فکان ذلک

اخر مجلس فيه النبي ﷺ "(پس یہ آخری مجلس تھی کہ جس میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف فرما ہوئے)۔" (بخاری: ۳۶۲۸)

(۱۹) سیدنا انس بن مالک ؓ بیان کرتے ہیں:

"سیدنا ابوبکر صدیق اور سیدنا عباس رضی اللہ عنہما انصار کی ایک مجلس پر سے گزرے تو دیکھا کہ وہ رو رہے ہیں، انہوں نے پوچھا کہ کیوں رو رہے ہو؟ انہوں نے کہا کہ ہمیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مجالس یاد آ رہی ہیں، پس وہ دونوں نبیؐ کے پاس گئے اور آپ کو اس بات کی اطلاع دی: پس نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اس حال میں نکلے کہ آپؐ اپنے سر پر چادر کا حاشیہ باندھے ہوئے تھے، پس آپ منبر پر تشریف فرما ہوئے اور اس دن کے بعد آپ دوبارہ منبر پر تشریف فرما نہ ہوئے۔" (یعنی یہ آپ کا آخری خطبہ تھا) پس آپؐ نے اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا بیان کی، پھر فرمایا: لوگو! میں تم کو انصار کے بارے میں وصیت کرتا ہوں، پس وہ میری جان وجگر ہیں، ان پر جو (میرا حق) تھا وہ انصار ادا کر چکے ہیں، اب ان کا حق باقی ہے، ان میں جو نیک ہو تو ان کی قدر کرنا اور جو بُرا ہو اس کے قصور سے درگزر کرنا۔"

(صحیح بخاری کتاب مناقب الانصار، باب ۱۱، ۳۷۹۹)

"قد عصب بعصابة دسماء" کا مطلب یہ ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سر پر ایک چکنا کپڑا لپیٹ رکھا تھا، عصب کے معنی لپیٹنا، باندھنا، گرد پھیرنا کے ہیں اور اسی سے "عصابة" کا لفظ بنا ہے، جس کا مطلب پٹی، (بڑا) رومال، عمامہ کے ہیں۔ (لغات الحدیث: ج:۳، کتاب ع ص:۱۱۶)

اور دوسری روایت میں اس کی وضاحت ان الفاظ میں کی گئی ہے: "وقد عصب علی رأسه حاشیة برد" "اور آپ اپنے سر پر چادر کا حاشیہ باندھے ہوئے تھے۔ الغرض آپؐ نے اپنے سر پر کپڑا باندھ رکھا تھا یا آپؐ کے سر پر عمامہ تھا، بات ایک ہی بنتی ہے۔ مسند احمد کے محققین نے لکھا ہے "العصابة" سے مراد عمامہ اور "الدسماء" کا مطلب اسوداء (کالا) ہے۔ (الموسوعة الحدیثیة مسند الامام احمد بن حنبل، ۵۰۰/۳)

شمائل ترمذی کے محقق الشیخ سید بن عباس الجلیمی فرماتے ہیں:

"عصابہ دسماء" کا مطلب سیاہ رنگ ہے، چکناہٹ کی وجہ سے کپڑا اس قدر آلودہ ہوگیا کہ وہ سیاہی مائل نظر آیا اور یا وہ کالے رنگ کا تھا، یا بالوں کی چکنائی سے جو خوشبو لگانے کی وجہ سے آلودہ ہوگیا تھا (اور سیاہی مائل نظر آیا) اور العصابہ اور العمامۃ کا مطلب ایک ہی ہے۔ (الشمائل المحمدیۃ للترمذی، ص:۱۰۷، طبع المکتبۃ التجاریۃ مکۃ المکرمۃ)

اوپر نقل کردہ دونوں احادیث کے مجموعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ آپؐ کے سر پر سیاہ رنگ کا عمامہ تھا اور جو چادر آپؐ نے جسم پر لپیٹ رکھی تھی، اس کا سرا بھی اپنے سر پر ڈال رکھا تھا۔ واللہ اعلم بالصواب۔

اس حدیث سے واضح ہوگیا کہ آپ کا آخری عمل یہی تھا کہ سر کو ڈھکا ہونا چاہئے اور سر کو ڈھکنے کی یہ زبردست دلیل ہے، آپؐ نے فتح مکہ کے موقع پر جو خطبہ دیا تھا، اس وقت بھی آپ کے سر پر عمامہ تھا اور اس آخری خطبہ میں بھی عمامہ آپ کے سر پر موجود تھا، کیونکہ جو کپڑا سر پر لپیٹا جائے وہ عمامہ ہی کہلاتا ہے اور اس حدیث سے ننگے سر رہنے کی زبردست تردید ہوتی ہے۔ لہٰذا ضروری ہے کہ سنت سے محبت رکھنے والوں کو ننگے سر ہونے سے بچنا چاہئے۔

ان تمام احادیث کے مطالعہ سے واضح ہوتا ہے کہ عمامہ کو لباس میں شامل کیا گیا ہے اور عمامہ سر کو ڈھانپنے کی ایک مستقل سنت ہے اور ننگے سر کے مقابلہ میں عمامہ اور ٹوپی وقار کی علامت قرار پاتی ہے، اور احادیث میں ٹوپی کے مقابلے میں عمامہ کی احادیث بہت زیادہ اور کثرت کے ساتھ وارد ہوئی ہیں، البتہ ٹوپی کے جواز پر بھی صحیح روایات موجود ہیں اور جن کا ذکر ٹوپی کے عنوان کے تحت آئے گا۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔

(جاری ہے)

یا حیُّ — بسم اللہ الرحمٰن الرحیم — یا قیُّوم

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰٓى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰٓى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ ۝ اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰٓى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰٓى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ ۝

سیرت نبوی ﷺ پر عمل کی نیت سے ڈاکٹر عبدالحی عارفی ؒ کی تالیف "اسوۂ رسول اکرم ﷺ" کا مطالعہ بہت مفید ہے۔

خصوصی گزارش: مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ جانے والے حضرات سے حرم کعبہ اور روضۂ رسول ﷺ پر حاضری کے وقت خصوصی دعا اور سلام پیش کرنے کی درخواست ہے

نیکی بنو، نیکی پھیلاؤ / شیخ محمد عاطف پوری، اوکاڑہ Email:Muhammadatif78692@ovi.com

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ٹنڈو آدم کے زیر اہتمام

تاجدار ختم نبوت زندہ باد

فرما گئے یہ ہادی لا نبی بعدی

30ویں، سالانہ عظیم الشان

آل سندھ

ختم نبوت کانفرنس

12 مارچ 2011ء

بروز ہفتہ، بعد نماز عشاء

بمقام جامع مسجد ختم نبوت، ایم اے جناح روڈ، ٹنڈو آدم

کانفرنس کے چند عنوانات

- توحید باری تعالیٰ
- عقیدہ ختم نبوت وتحفظ ناموس رسالت
- عظمت صحابہ واہل بیتؓ
- خدمات اکابرین ختم نبوت
- تردید فتنہ قادیانیت
- اتحاد امت کی اہمیت
- فتنہ گوہر شاہی
- قیام پاکستان کے مقاصد اور قادیانیوں کی اسلام دشمن سرگرمیاں

کانفرنس میں ملک بھر کے علماء، خطباء، دانشور اور وکلا حضرات خطاب فرمائیں گے، جبکہ سندھ کے مشہور ومعروف نعت خواں حضرات اپنا نعتیہ کلام پیش کریں گے

نوٹ: باہر سے آنیوالے شرکائے کانفرنس کیلئے مکمل طعام وقیام کا انتظام ہوگا
تمام مسلمانوں سے شرکت کی اپیل ہے

بفیضان: شیخ المشائخ خواجہ خواجگان
مولانا خواجہ **خان محمد** صاحب نور اللہ مرقدہ

بہ دعا:
شیخ الحدیث حضرت مولانا **عبدالمجید لدھیانوی** مدظلہ امیر مرکزیہ
شیخ الحدیث مولانا ڈاکٹر **عبدالرزاق** اسکندر مدظلہ نائب امیر مرکزیہ
صاحبزادہ حضرت مولانا **عزیز احمد** مدظلہ نائب امیر مرکزیہ

زیر سرپرستی:
حضرت مولانا **عزیز الرحمن** جالندھری مدظلہ (ناظم اعلیٰ)

زیر نگرانی: حضرت علامہ احمد میاں حمادی، زیر صدارت: حضرت مولانا حافظ محمد اکرم طوفانی (مرکزی ڈپٹی سیکریٹری جنرل عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت)
مہمان خصوصی: مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی (مرکزی ناظم تبلیغ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت)، مولانا قاضی احسان احمد (مرکزی مبلغ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کراچی)

الداعی الی الخیر: **عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت**، ٹنڈو آدم رابطہ: 0235-571613، 0333-2881702

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت سے تعاون

شفاعت نبی اکرم ﷺ کا ذریعہ

- پوری دنیا میں قادیانیت کا تعاقب
- قادیانیوں کو دعوت اسلام
- سینکڑوں مبلغین کے ذریعہ قادیانی سرگرمیوں کا سدباب
- عدالتوں میں قادیانیت کے متعلق مقدمات کی پیروی
- سینکڑوں مساجد و مدارس کے ذریعہ مبلغین کی تیاری
- دفاتر ختم نبوت، دارالتصنیف اور لائبریریوں کا قیام
- قادیانیت سے تائب ہونے والے مسلمانوں کی نگہداشت
- ہفت روزہ ختم نبوت کے ذریعہ قادیانیت کا قلمی پوسٹ مارٹم

ان تمام صدقاتِ جاریہ میں شرکت کے لئے زکوٰۃ، صدقات، فطرہ، عطیات

عالمی مجلس تحفظِ ختم نبوت

کو دیجیے

نوٹ

مجلس کے مرکزی دفاتر میں رقوم جمع کرا کے مرکزی رسید حاصل کر سکتے ہیں۔ رقوم دیتے وقت مد کی صراحت ضروری ہے تاکہ شرعی طریقے سے مصرف میں لایا جا سکے۔

اپیل کنندگان

حضرت مولانا **عبدالمجید لدھیانوی** صاحب
امیر مرکزیہ

حضرت مولانا ڈاکٹر **عبدالرزاق اسکندر** صاحب
نائب امیر مرکزیہ

مولانا صاحبزادہ **خواجہ عزیز احمد** صاحب
نائب امیر مرکزیہ

حضرت مولانا **عزیز الرحمن جالندھری** صاحب
مرکزی ناظم اعلیٰ

ترسیل زر کا پتہ

دفتر مرکزیہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت حضوری باغ روڈ ملتان

فون: 061-4783486, 061-4583486 اکاؤنٹ نمبر: 3464 یو بی ایل حرم گیٹ برانچ، ملتان

جامع مسجد باب الرحمت، پرانی نمائش ایم اے جناح روڈ کراچی

فون: 021-32780337 فیکس: 021-32780340 اکاؤنٹ نمبر: 8-363 اور 2-927 الائیڈ بینک، بنوری ٹاؤن برانچ